بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 49   وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ   شمارہ 34

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

23/ جمادی الاول 1421 ہجری 24 ظہور 1379 ہش 24/ اگست 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C. Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

لندن 19 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

براعظم افریقہ وہ پہلا براعظم ہے جس کے تمام ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہے

۱۷۱ ممالک کے ۲۳۸ قوموں کے چار کروڑ تیرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو چھہتر افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر میں شمولیت

جس میں ہندوستانی بیعت کنندگان کی تعداد دو کروڑ بارہ لاکھ ہے

مساجد اور تبلیغی مراکز کے قیام کے اعتبار سے افریقہ اور ہندوستان کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے گئیں۔ آئندہ تین سالوں تک میرا منصوبہ ہے کہ نوے زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی طباعت کی تکمیل کی جائے۔ ایک سال میں چودہ لاکھ سے زائد کتب و جرائد کی طباعت

موسلہ دھار بارش کی طرح نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ ۳۰-۷-۲۰۰۰

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ذکر کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی فضلوں کو ہمارے لئے مقدر کر رکھا ہے جو آسمان سے بارش کے قطروں کی طرح برستے رہے اور آئندہ بھی برستے رہیں گے آج ان کے متعلق مختصر رپورٹیں میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

احمدیت کا قیام: اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک سو ستر ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ۸۴ء میں میری ہجرت کے وقت ۹۱ ممالک میں احمدیت کا پودا لگا تھا ان سالوں میں جبکہ دشمن نے جماعت کو جڑ سے اکھاڑ دینے کے دعوے کئے تھے اللہ تعالیٰ نے مزید ۷۹ ممالک میں احمدیت کا پودا لگا دیا ہے۔ اس سال ۱۲ نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان بارہ ممالک میں سے نو کا تعلق براعظم افریقہ سے ہے۔

امریکہ میں ایسے مراکز کی تعداد ۳۶ اور کینیڈا میں دس ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں جماعت کو اپنا دوسرا بڑا مرکز بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح جرمنی میں بھی یکصد مساجد کی تعمیر کا منصوبہ زیر کارروائی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ دو تین سالوں میں یہ منصوبہ اپنی عملی شکل میں ظاہر ہو جائے گا۔

تراجم قرآن مجید

تراجم قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت طبع شدہ تراجم قرآن مجید کی تعداد ۵۳ ہے اب تک مزید ۱۴ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں مزید ۱۸ زبانوں میں قرآن مجید زیر ترجمہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ تین سالوں تک میرا منصوبہ ہے کہ ان تمام تراجم کو طبع کرنے کے بعد طبع شدہ تراجم قرآن مجید کی کل تعداد ۹۰ ہو جائے گی۔

اسلامی لٹریچر: اس کے علاوہ کثرت سے اسلامی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے مختلف

براعظم افریقہ: براعظم افریقہ میں کل ۵۴ ممالک ہیں جن میں سے ۴۵ ممالک میں گذشتہ سال احمدیت داخل ہو چکی تھی ۹ ممالک باقی رہ گئے تھے الحمد للہ کہ اس سال ان ۹ ممالک میں بھی احمدیت داخل ہو چکی ہے۔ اس صدی کے اختتام تک براعظم افریقہ دنیا میں ایک ایسا براعظم ہو گا جس کے تمام ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہو گی۔ اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے ان بارہ نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگانے کی سعادت حاصل کرنے والے داعیین الی اللہ اور مبلغین کے ایمان افروز تبلیغی واقعات بیان فرمائے پھر فرمایا نئے ممالک میں نفوذ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مساجد اور تبلیغی مراکز کا بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

مساجد و تبلیغی مراکز: حضور نے فرمایا مساجد اور تبلیغی مراکز کے اضافے میں افریقہ اور ہندوستان کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے گئی ہیں ہندوستان اور افریقہ کے علاوہ جماعتوں نے اپنی ضرورت کی خاطر جو لٹریچر شائع کیا اس کی تعداد ۱۱ لاکھ ۲۱ ہزار ۲۰۹ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگلے سال کے اختتام سے پہلے پہلے تمام دنیا کی ۱/۱۰ آبادی کو اسلامی لٹریچر پہنچانے کا منصوبہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں عمل ہو رہا ہے۔ حضور نے جماعتی پریسوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "الرقیم" پریس لندن کی زیر نگرانی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افریقن ممالک نائیجیریا، گیمبیا، غانا، سیرالیون، اور تنزانیہ میں ہمارے چھاپا خانوں کی تعداد دن بدن معیاری ہوتی چلی جا رہی ہے ان تمام چھاپہ خانوں کو گذشتہ سال جدید مشینوں کے ساتھ لیس کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے پریسوں کے اعلیٰ معیار کو دیکھتے ہوئے ان ممالک کی حکومتیں بھی اپنی طباعت کا کام ہمارے پریسوں میں کرواتی ہیں۔

رقیم پریس اسلام آباد لندن سے ۱۲ لاکھ ۳۱ ہزار کی تعداد میں کتب اور جرائد شائع ہو چکے ہیں اسی طرح افریقہ کے احمدی چھاپہ خانوں سے ۱۱ لاکھ ۸۲ ہزار ۳۰۰ کتب اور جرائد شائع ہوئے۔ افریقہ کے ان پریسوں کے ذریعہ ہمسایہ ممالک کی ضروریات بھی پوری کی جا رہی ہیں۔

حضور انور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن احمدیہ آرکیٹیکٹس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ایسوسی ایشن نے تمام دنیا میں عمارات و بلڈنگ بنانے میں جو محنت کی ہے اور وقار عمل کے ذریعہ پیسہ بچایا ہے اس کے نتیجہ میں ۱۲ لاکھ ۶۵ ہزار پونڈ کی بچت ہوئی ہے۔

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اب تک وقف نو کے بچوں کی کل

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16, 17, 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مُنافقت سے بھری ہوئی تاریخ!

قسط-۲-آخری

گزشتہ ہفتے ہم "جہاد کے تعلق سے غیر احمدی ملاؤں کی منافقت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ کس طرح یہ لوگ ایک طرف تو کافروں کے قتل اور اُن کے جہاد کے فتوے دیتے اور شائع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک غیر مسلموں سے میل جول کرنا اور میل ملاقات کرنا سب منع ہے۔ لیکن جب حکومت کے سامنے جاتے ہیں یا اپنے سے بڑھ کر طاقتور کسی دشمن سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو پھر بزدلی اور منافقت سے جہاد اور قتل کے ان فتوں کو چھپاتے ہیں۔ ان کا طبع شدہ لٹریچر ہمارے پاس موجود ہے۔ جس میں انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر مسلم سے تعلق رکھے مولانا محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی نے تو یہاں تک زہر افشانی کی ہے کہ کسی بھی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جرم ہے۔ (دیکھو قادیانی مسائل شائع کردہ کل ھند تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند صفحہ ۱۷) پھر یہی مولانا محمد یوسف لدھیانوی جنہیں گزشتہ دنوں پاکستان میں ان کے کسی مخالف گروپ نے انہیں مرتد و زندیق جان کر قتل کر دیا تھا ایک جگہ لکھتے ہیں:

"حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلہ میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دُعا و سلام نہ کرے"۔ (قادیانی مُردہ شائع کردہ کل ھند مجلس ختم نبوت دارالعلوم دیوبند صفحہ ۲۱)

اسی طرح ماہنامہ بُرہان دہلی جون/جولائی ۹۸ء میں شائع شدہ ایک مولانا صاحب کے مضمون کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا حکم ہر دَور کیلئے اور قیامت تک کیلئے اہل اسلام کو یہ ہے کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ (التوبہ)

جنگ کرو ان سے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں سمجھتے جسے اللہ اور رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ اور دین حق کو قبول نہیں کرتے وہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہیں کتاب دی گئی (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ذلیل و خوار ہو کر (برہان صفحہ ۱۳-۱۴)

یہ تو ہیں ان کے فتوے اور بیانات، لیکن جب ان کے غازی ان کے فتوؤں کے مطابق جہاد سے واپس لوٹتے ہیں تو اس جہاد کو یہ منافقت سے دوسروں کے سر تھوپ کر بیک زبان ان مجاہدین کی مذمت کے اخباری بیان شائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اس منافقت کی سزا ان کو یہ مل رہی ہے کہ غیر مسلموں کی بجائے اب یہ آپس میں بھی جہاد کرنے لگے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کو مرتد و زندیق کہہ کر شوق جہاد پورا کر رہے ہیں جب کوئی دیوبندی بریلوی پر "جہاد" کی چھری چلاتا ہے یا کوئی شیعہ، سُنّی پر یا سُنّی شیعہ پر شوق جہاد کو ٹھنڈا کرتا ہے تو پھر بجائے جرأت سے اس غازی کو خراج تحسین پیش کرنے کے سب مل کر پھر ایسے قاتل کے خلاف مذمّت کے بیان دینے شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ ہی جانے یہ قوم کب تک اس طرح منافقت کی دلدل میں دھنستی رہے گی؟

یہ تو تھی وہ منافقت جو جہاد کے تعلق میں تھی آج کی گفتگو میں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بھی ان ملاؤں نے حد درجہ کی منافقت سے کام لیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ابتداء کے دنوں میں جب مخالفت شروع ہوئی تو ان ملاؤں نے لوگوں کو احمدی بننے سے روکنے کیلئے یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ

- ☆-احمدی لا اله الا الله محمد رسول الله کی بجائے لا اله الا الله احمد رسول الله کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ اس بات کو ثابت کرنے کیلئے ایک عرصہ تک ان ملاؤں کی طرف سے نائیجیریا کی ایک احمدیہ مسجد کے کلمہ کی فوٹو دکھائی جاتی رہی جس کے کلمہ سے لفظ محمد کو شورش کاشمیری نے اپنی کارستانی سے کاٹ کر یوں بنا دیا تھا کہ "محمد" "احمد" کی طرح دکھائی پڑتا تھا۔
- ☆-احمدیہ مساجد کا رخ بیت اللہ شریف کی بجائے اور طرف ہوتا ہے۔
- ☆ احمدیہ مساجد میں مورتیاں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔
- ☆-احمدی مکہ معظمہ میں حج کے قائل نہیں بلکہ قادیان میں حج کرتے ہیں۔
- ☆-احمدیوں نے قرآن مجید کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مجموعہ کی کتاب "تذکرہ" کو قرآن مجید مان لیا ہے۔
- ☆-احمدیوں کا درود شریف اور ہے۔
- ☆-احمدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔
- ☆-نماز پڑھنے کا طریقہ اور ہے رکعات مختلف ہیں۔
- ☆-احمدیوں نے قادیان میں دوزخ جنّت بنا رکھی ہے اور ان میں باقاعدہ حُور و غلمان پال رکھے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ایسے ایسے جھوٹے الزامات معصوم عوام کے سامنے پیش کئے جاتے جن سے وہ سمجھیں کہ نعوذ باللہ احمدیوں کا کوئی دوسرا ہی مذہب ہے اور ان کو اسلام سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ یہ تمام اعتراضات نہایت زور شور سے ۱۹۸۴ء تک لگائے جاتے رہے۔ لیکن ان کے جھوٹے الزامات بہتانات کے باوجود جب عوام قادیان کا رُخ کرتے اور انہیں معلوم ہوتا ہے کہ غیر احمدی مولوی سخت جھوٹے ہیں۔ احمدیوں نے تو کوئی الگ مذہب نہیں بنا رکھا بلکہ وہ تو سب سے بڑھ کر اسلام پر عمل کرنے والے ہیں تو انہوں نے منافقوں کی طرح فرعون زمانہ ضیاء الحق کی حکومت میں ایک اور پینترا بدلا۔

- ☆-احمدیوں کا کلمہ تو بے شک مسلمانوں والا کلمہ ہی ہے لیکن انہیں یہ کلمہ پڑھنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ اس کلمہ پر اجارہ داری صرف دیوبندیوں کی ہے۔
- ☆-احمدی اگرچہ اپنی مساجد بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کر کے بناتے ہیں اور ان کی مساجد میں مورتیاں بھی نہیں ہیں۔ لیکن انہیں کوئی حق نہیں کہ یہ اپنی مساجد کا رُخ بیت اللہ شریف کی طرف کریں۔
- ☆-احمدی اگرچہ قرآن مجید پر ہی ایمان رکھتے ہیں لیکن انہیں قرآن مجید پڑھنے اور اسے طبع کرنے کا کوئی حق نہیں۔
- ☆-احمدیوں کا درود شریف اگرچہ مسلمانوں والا ہی ہے لیکن انہیں درود شریف پڑھنے کی اجازت نہیں۔
- ☆-احمدی بے شک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہیں اور خود کو آپ کی اُمت سمجھتے ہیں لیکن چونکہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مان لیا ہے اس لئے انہیں اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی اجازت نہیں۔
- ☆-احمدی بے شک مسلمانوں والی اذان دیتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں لیکن انہیں احکام اسلام بجالانے کی اجازت نہیں۔

دیکھا آپ نے! مخالفین احمدیت نے احمدیت کی سو سالہ تاریخ میں احمدیت کی مخالفت میں بھی کیسی منافقت دکھائی ہے۔ بالخصوص ۱۹۸۴ء سے پہلے یہ کہتے رہے کہ احمدیوں نے کلمہ نماز روزہ قرآن جنت دوزخ بالکل الگ بنا رکھے ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن جب یہ دجل و تلبیس چل نہ سکا تو ۱۹۸۴ء میں پاکستان میں فرعون زمانہ ضیاء الحق کے ذریعہ یہ آرڈی ننس جاری ہوا کہ احمدی بے شک مسلمانوں والے ارکان بجالاتے ہیں لیکن ان کو کلمہ پڑھنے، اذان دینے اور دیگر ارکانِ اسلام کی بجا آوری کی اجازت نہیں۔

اس سے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ گویا اسلام پر ان لوگوں کی مکمل اجارہ داری ہے اور ارکان اسلام کو انہوں نے دیوبند کی فیکٹری کیلئے Patiant کروا رکھا ہے۔ اور ایسا ہو بھی کیوں نہ کیونکہ ان کی تمام تر سوچیں تاجرانہ اور دکاندارانہ ہو چکی ہیں لہٰذا یہ تاجرانہ خیالات ان کو اب سوجھنے شروع ہو گئے ہیں۔

یہ لوگ اسلام کی تعلیم کی رُو سے ایسا کہہ سکتے ہیں یا نہیں اسلام کی تعلیم اس بارے میں کیا ہے آج کی گفتگو میں یہ امر تو ہمارے زیر بحث نہیں لیکن ہم اس وقت تو بس مخالفین احمدیت کی اس منافقت کو ثابت کر رہے ہیں جو ہر میدان میں پھیلی پڑی ہے۔

ممکن ہے کوئی یہ سوچے کہ یہ منافقت تو انہوں نے احمدیوں کے ساتھ دکھائی ہے لیکن عام مسلمانوں کے لئے یہ سچے ہمدرد ہوں گے تو تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے عام مسلمانوں سے بھی منافقانہ سلوک کرنے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ اس کیلئے ہم آپ کو قیام پاکستان کے بعد کے زمانہ میں لئے چلتے ہیں جبکہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں خاص طور پر دیوبندیوں احراریوں اور جماعت اسلامی کی جانب سے اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کی شروعات ہوئی تھی اُسی دَور میں ان دیوبندی فسادات کی انکوائری کیلئے حکومت پاکستان نے باقاعدہ ایک عدالتی کمیشن مقرر کیا تھا جو منیر انکوائری کمیشن کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت دیوبندی اور جماعت اسلامی والے علماء کا کہنا یہ تھا کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کی جائے اب غیر مسلموں کیلئے اس میں کوئی جگہ نہیں تو فاضل ججوں نے احراری مولویوں سے پوچھا۔

"اگر ہم اسلامی دستور نافذ کریں گے تو پاکستان میں غیر مسلموں کا موقف کیا ہو گا ممتاز علماء کی رائے یہ ہے کہ پاکستان کی اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کی حیثیت ذمیوں کی سی ہو گی اور وہ پاکستان کے پورے شہری نہ ہونگے کیونکہ ان کو مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل نہیں ہونگے۔ وضع قوانین میں اُن کی کوئی آواز نہ ہو گی قانون کے نفاذ میں اُن کا کوئی حصہ نہ ہو گا اور انہیں سرکاری عہدہ پر فائز ہونے کا کوئی حق نہ ہو گا"۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۲۹)

اس پر فاضل ججوں نے یہ سوال کیا کہ اگر یہ بات درست ہے تو بتائیے کہ وہ غریب مسلمان جو ہندوستان میں بس رہے ہیں ان سے اگر یہی سلوک ھندوستان کی حکومت کرے اور منو کی شریعت ان پر نافذ کرنے کی کوشش کرے تو ان کو اس کا حق ہو گا یا نہیں؟ اس پر جمیعۃ العلماء پاکستان کے صدر سید محمد احمد صاحب قادری نے یہ جواب دیا کہ:

"ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت رکھتے ہیں ہندو دھرم کے ماتحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے اور اگر اس نظامِ حکومت میں منو شاستر کے ماتحت مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودروں کا سا سلوک کریں تو انپر مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۵)

مولانا مودودی صاحب سے بھی عدالت نے یہی سوال کیا جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔

"یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۵)

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف صحابہ کو انفرادی طور پر بعض دعائیں دینے کا ایمان افروز تذکرہ

انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۳/جون ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۳/احسان ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد الہدایہ یوگ یکارتہ (انڈونیشیا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله--

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً . اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ . وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾-

(سورة الاعراف آيات ۵۶،۵۷)

اپنے ربّ کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

عَن اَبِی عَلِی رَجُلٍ مِّنْ بَنِی کَاهِلٍ۔ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ قبیلہ بنی کاھل کے ایک شخص ابو علی سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ شرک سے بچو کیونکہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی خفی تر ہے۔ کسی شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم شرک سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ وہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی خفی تر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم یہ دعا کرو اے اللہ ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جانتے بوجھتے ہوئے کسی چیز کو تیرا شریک ٹھہرائیں۔ نیز ہم لاعلمی میں شرک کرنے سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل . مسند الكوفيين)

ایک حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جو صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقع پر تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آپؐ نے ان کی آنکھیں بند کیں۔ یہ جو سنت ہے جنازے کی آنکھیں بند ہونی چاہئیں یہ اسی وقت سے چلی ہوئی ہے اور پھر جو لوگ اس موقع پر واویلا کر رہے تھے ان کو فرمایا: یہ وقت دعاء خیر کا ہے کیونکہ فرشتے بھی اس وقت دعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اچھے جانشین بنا اور اے رب العالمین! اسے اور ہمیں بخش دے۔ اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اس میں اس کے نور پیدا فرما۔ (صحيح مسلم كتاب الجنائز)

ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جو سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ نزع کی حالت میں تھے۔ آپؐ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا۔ حضور ﷺ اپنا دست مبارک پیالہ میں ڈالتے پھر پانی اپنے چہرہ مبارک پر لگاتے، پھر دعا کرتے کہ اے اللہ موت کی مدہوشیوں کے خلاف میری مدد فرما۔ (سنن ابن ماجه . كتاب ماجاء في الجنائز)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دعا کرتے سنا جبکہ آپؐ میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ! مجھے بخش، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے۔ (صحيح بخارى كتاب المرضىٰ)

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الدعوات میں درج ہے کہ ابن شہاب سے مروی ہے کہ انہیں سعید بن میسب اور عروہ بن زبیر نے بتایا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو خدا اس کی یہاں زندگی لمبی کر دے، چاہے تو واپس چلا جائے۔ پھر جب آپ کا آخری وقت آیا جبکہ حضور ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو حضور ﷺ پر غشی طاری ہوئی، پھر کچھ افاقہ ہوا تو آپؐ نے چھت کی طرف نظر اٹھا کر کہا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى، اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس پر میں نے دل میں کہا کہ پھر آپ ہمیں تو اختیار نہیں کریں گے یعنی جب اپنے رفیق اعلیٰ سے ملیں گے تو پھر ہمیں کیوں پوچھیں گے۔ بہرحال حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آخری کلمات آپؐ کی زبان مبارک سے یہی نکلے تھے اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى، اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

ایک ترمذی کتاب المناقب میں روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ خریدنے کی رات میرے لئے پچیس بار استغفار کیا۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جس سفر کے دوران آنحضور ﷺ نے حضرت جابر سے اپنے لئے اونٹ خریدا تھا۔ حضرت جابر کے لئے دعا کی پچیس دفعہ کہ اللہ ان کو معاف فرما دے۔

ایک صحیح بخاری میں کتاب اللباس میں یہ حدیث سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مروی ہے حضرت ابو ہریرہ سے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ میری امت کے ستر ہزار لوگ جن کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے جنت میں داخل ہونگے۔ ستر ہزار سے مراد exactly ستر ہزار نہیں بلکہ بہت بڑی تعداد مراد ہے۔ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی جو آنحضرت ﷺ کے بیٹھنے کے لئے چمڑا اٹھائے رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ کا ذکر آتا ہے کہ ان کی عادت تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کے لئے ہر وقت ایک چمڑے کا گدا ساتھ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آپؐ نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ۔ اے اللہ اسے بھی ان میں سے کر دے۔ اس پر ایک اور شخص انصار میں سے اٹھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے بھی یہی دعا کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔

یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی کہ اگر کسی کو پہلے خیال آگیا کسی بات کا اور دوسرے نے اٹھ کے کہنا شروع کر دیا کہ میرے لئے بھی، پھر تیسرا اٹھ جائے کہ میرے لئے بھی تو اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے۔ جس کے دل میں خدا نے پہلے خیر ڈالی دی

وہ سبقت لے گیا۔ تو صرف عکاشہ کو دعا دی دوسرے کھڑے ہونے والے کو وہ دعا نہ دی۔

اسی طرح بعض اور صحابہ کا ذکر بھی ملتا ہے جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خاص طور پر دعا دی ان میں سے ایک حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ابو عامرؓ کو ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور اسے اوطاس ایک قبیلہ تھا مخالف، اس کی طرف روانہ کیا۔ دُرَید بن صِمہ سے ان کا مقابلہ ہوا۔ دُرَید مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو بھی شکست دی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیر لگا جسے جُشَمی قبیلہ کے کسی آدمی نے مارا تھا۔ وہ تیر آپ کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں یعنی ابو موسیٰ ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا آپ کو کس نے تیر مارا ہے۔ انہوں نے اشارے سے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ وہ سامنے جو آدمی کھڑا ہے وہ میرا قاتل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس قاتل کی طرف لپکا۔ جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے کہا او بے شرم اب کھڑا کیوں نہیں ہوتا۔ اس کو جب یوں غیرت دلائی تو وہ کھڑا ہو گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے حملہ کیا اور اللہ کے فضل سے میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر کو آکر بتایا کہ اللہ نے تمہارے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اب اس تیر کو نکالو۔ میں نے تیر نکال دیا اور اس جگہ سے پانی نکلنے لگا۔ مطلب ہے ادلا ہوا پانی معلوم ہوتا ہے وفات کا وقت قریب تھا اور پورا خون نہیں نکلا۔ آخری بات انہوں نے کہی اے میرے بھتیجے حضرت نبی اکرم ﷺ کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ میں واپس لوٹا اور حضور ﷺ کے گھر حاضر ہوا۔ آپؐ موٹے بان کی چارپائی پر جس پر کپڑا ڈالا گیا تھا بیٹھے تھے اور آپ کی پیٹھ اور پہلوؤں پر رسیوں کے نشان تھے۔ میں نے آپ کو فتح پانے اور ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے کی خبر دی اور عرض کیا کہ آخری بات انہوں نے یہ کی تھی کہ آنحضورؐ نے میرے لئے بخشش کی دعا کی درخواست کرنا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِی عَامِرٍ ۔ مطلب ہے، اے اللہ تو اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم کتاب تفسیر القرآن باب غزوۃ اوطاس)

انصار کے لئے خصوصیت سے سنن الترمذی سے یہ دعا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے سب انصار کو دعا دیتے ہوئے یہ فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں کو، ان کے پوتوں، نواسوں کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ (سنن ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الانصار و قریش)۔ صحابہ چونکہ بہت احتیاط کیا کرتے تھے کہ کوئی لفظ بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف زائد منسوب نہ کریں۔ اس لئے اس بارہ میں ایک راوی اپنے شک کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ نے پوتوں اور پڑپوتوں کے لئے بھی دعا کے لئے کہا تھا کہ نہیں۔

صحیح مسلم سے یہ روایت لی گئی ہے عبد اللہ بن فضل روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا حرہ مقام پر جو تکلیف مجھے پہنچی اس پر میں غمگین تھا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پتہ چلا کہ ان کا بھائی اس طرح دکھ میں مبتلا ہے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا ان کو بتائی۔ وہ دعا یہ تھی: اے اللہ انصار کو بخش دے اور انصار کی اولاد کو بھی۔ یہاں ابن الفضل کو شک ہے کہ آپؐ نے انصار کے پوتوں کے لئے بھی دعا کی تھی یا نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب التفسیر)۔ تو روایتوں میں صحابہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 31واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 22واں سالانہ اجتماع ستمبر کی 25-26 اور 27 تاریخوں میں مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ خدام و اطفال ابھی سے اسمیں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔

انتخاب صدر مجلس:۔ اجتماع کے موقعہ پر منعقدہ مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال (نومبر ۲۰۰۰ تا اکتوبر ۲۰۰۲) کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی عمل میں آئیگا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اس قدر احتیاط کیا کرتے تھے ماشاء اللہ۔

ایک روایت صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو صرف ایک شخص سعد بن مالک کے لئے اپنے والدین کا اکٹھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے سعد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: سعد تیر چلا، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی) یہ عرب محاورہ ہے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ پر تو ساری دنیا فدا ہو۔ مگر حضور اکرمؐ نے ایک دفعہ سعد کو یہ دعا دی تھی اور یہ برکت کی دعا ہے۔ اس کا مطلب لفظی ترجمہ مراد نہیں لینا چاہئے کہ واقعتاً ماں باپ فدا ہوں کیونکہ آپ تو بہت پہلے خدا کو پیارے ہو چکے تھے۔

ایک روایت میں عبداللہ بن ابی عوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی کوئی قوم صدقات لے کر آتی تو آپ دعا دیتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ کہ اے اللہ! فلاں کی آل پر بھی فضل فرما۔ (صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب صلاۃ الامام و دعائہ لصاحب الصدقۃ)

ایک اور روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے اوپر کپڑا ڈالا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں ان سے رجس کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک فرمادے۔ (سنن ترمذی کتاب المناقب)

ایک صحیح بخاری میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق خصوصی دعا کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دن کے ایک حصہ میں باہر نکلے اور آپؐ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کچھ عرض کیا یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں پہنچے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا بچے ادھر آؤ، بچے ادھر آؤ۔ حضرت فاطمہؓ کو کسی وجہ سے دیر لگی۔ میں نے سمجھا کہ وہ اسے کوئی ہار وغیرہ پہنا رہی ہوں گی یا نہلا رہی ہونگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ تیزی سے آئے اور حضرت امام حسن کو گلے سے لگا لیا اور پیار دیا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَحْبِبْہُ وَ حِبَّ مَنْ یُحِبُّہٗ اے اللہ! اس سے محبت کر اور ان لوگوں سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

بخاری کتاب الادب میں حضرت اسامہ بن زید کی یہ روایت درج ہے۔ حضرت اسامہ ابھی بہت چھوٹے بچے تھے کہ آپؐ نے ان کو پکڑ کر اپنے ایک زانو پر بٹھا لیا اور دوسرے پر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ایسا کئی بار ہوا۔ آپؐ ہم دونوں کو اپنے سینے سے چمٹا لیتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّی اَرْحَمُھُمَا۔ اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان سے بہت شفقت کا سلوک کرتا ہوں۔

سنن ترمذی میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت درج ہے کہ آنحضور ﷺ نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت پانے والا بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن ترمذی کتاب المناقب)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت اور بصارت بھی متاثر ہو گئی۔ ہم نے اس انتہائی غربت کے عالم میں صحابہ رسول ﷺ سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر اپنے گھر نہ ٹھہرا سکا۔ اس پر ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کے پاس تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے اور اس طرح گزارہ ہونے لگا۔ اور ہم اپنے حصے کا دودھ پی کر رسول اللہ ﷺ کے لئے دودھ رکھ لیا کرتے تھے۔ آخر پر آپؐ تہجد کے بعد اس طرف بڑھتے تھے جہاں آپ کے لئے دودھ کا گلاس رکھا ہوتا تھا اور دودھ پی لیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دن میرے دل میں شیطان نے یہ خیال ڈال دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس دودھ کی کیا ضرورت ہے جبکہ آپکی خدمت میں بے شمار تحفے پیش ہوتے رہتے ہیں تو کیوں نہ میں ہی سارا دودھ پی لوں۔ اس حرکت کے بعد کہتے ہیں میں اتنا شرمندہ ہوا کہ میری نیند اڑ گئی اور میں نے چادر اوڑھ لی اور انتظار کرتا رہا کہ دیکھیں رسول اللہ ﷺ کب تشریف لاتے ہیں۔ شاید وہ میرے لئے بددعا کریں یہ دیکھ کر کہ میں ان کے حصہ کا دودھ بھی پی گیا ہوں۔ جب حضورؐ تہجد کے بعد تشریف لائے، اور برتن سے ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کوئی دودھ نہیں تھا۔ اس پر کہتے ہیں میں ڈرا کہ اب رسول اللہ ﷺ میرے لئے بددعا کریں گے مگر آنحضور ﷺ نے صرف یہ دعا کی کہ اے اللہ جو مجھے کھلائے تو بھی اس کو کھلا جو مجھے پلائے تو خود

اس کو بھی پلا۔

اس کے بعد یہ دوڑتے ہوئے ان بکریوں کی طرف گئے کہ دیکھیں ان میں کوئی دودھ ہے کہ نہیں تو حیرت زدہ رہ گئے کہ تینوں بکریوں کے تھنوں میں پوری طرح دودھ اترا ہوا تھا۔ کہتے ہیں اس پر میں نے دودھ کا برتن لیا اور دوبارہ ان بکریوں کو دوہا تو پورا برتن اسی طرح بھر گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ سمجھے کہ شاید کسی نے بھی دودھ نہیں پیا تھا تو آپ نے ان سے کہا کہ تمہارے ساتھی بھی بغیر دودھ پیئے سو گئے ہوں گے ان کو بھی پلاؤ۔ مگر رسول اللہ ﷺ کو میں نے ٹال دیا اور جو کچھ دودھ بچا تھا وہ سارا میں نے خود ہی پی لیا۔

یہ ایک لمبی حدیث ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے لئے کتنی قربانی کیا کرتے تھے اور بعض ان میں سے اس سے پھر بھی سبق نہ سیکھ سکے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان سب کے لئے دودھ اپنا تبرک بنا دیا تھا اس نے باقی دو ساتھیوں کو نہ دیا اور وہ بھی آپ ہی پی گیا۔ (صحیح مسلم ۔کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثار)

ایک روایت حضرت عوف بن الحارث کی مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عوف بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد جو شخص بھی تم سے نرمی اور ملاطفت کا سلوک کرے گا وہ یقیناً سچا اور پاکباز ہوگا۔ کیونکہ حضرت عوف بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ عادت تھی کہ آنحضور ﷺ اور آپؐ کے عیال کی خدمت کیا کرتے تھے اس لئے آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ اے اللہ عوف کو جنت میں میٹھے چشمے والے پانی سے سیراب کر۔ (مسند احمد .باقی مسند الانصار)

ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی: اللہ ابوبکر پر رحم فرما اس نے اپنی بیٹی کی مجھ سے شادی کی اور دار الہجرت کی طرف مجھے ساتھ لے کر گیا اور اس نے بلال حبشی کو اپنے ذاتی مال کے ذریعہ آزاد کرایا۔ پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ کے لئے بھی دعا کی اور یہ کہا کہ وہ ہمیشہ حق بات کہا کرتا ہے خواہ کڑوی ہی ہو...... پھر حضرت عثمانؓ کے لئے بھی دعا کی اور کہا عثمان پر رحم فرما اس سے تو فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔ فرشتوں کی حیا سے مراد یہ ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ سلم جب بے تکلفی سے لیٹے ہوتے تھے اور پنڈلی تھوڑی سی ننگی ہوتی تھی تو حضرت عثمانؓ آنے پر اس کو ڈھانپ لیا کرتے تھے کیونکہ حضرت عثمان کی طبیعت بڑی حیا والی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ان الفاظ میں دعا کی کہ اے اللہ علی پر بھی رحم فرما۔ اے اللہ جدھر بھی وہ ہو تو حق کو اس کی طرف کر دے۔ (ترمذی کتاب المناقب)

ایک روایت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے جب وفد عبدالقیس آیا۔ ان میں سے ایک شخص نے بدزبانی کی اس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اٹھو اور ان کی بات کا جواب دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت عمدہ طریق پر، احسن طریق پر ان کو جواب دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو یہ دعا دی یَآ اَبَابَکْرٍ اَعْطَاکَ اللّٰہُ الرِّضْوَانَ الْاَکْبَرَ۔ اے ابوبکر تجھے اللہ رضوان اکبر عطا فرمائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ رضوانِ اکبر کیا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب اللہ اپنے بندوں کے لئے عام تجلی ظاہر فرمائے گا تو ابوبکر کے لئے خاص تجلی ظاہر فرمائے گا۔ (المستدرك. كتاب معرفة الصحابة. مناقب ابى بكر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر یہ دعا کرتے ہوئے تین بار ہاتھ رکھا۔ اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِیْ صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ وَاَبْدِلْہُ اِیْمَانًا ۔ اے اللہ! اس کے دل میں جو کینہ ہے اس کو نکال دے اور اسے ایمان سے بدل دے۔ (المستدرك للحاكم كتاب معرفة الصحابة. مناقب عمر. باب دعاء ه عليه الصلوٰة والسلام فی حق عمر)

حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے متعلق متعدد روایات ملتی ہیں اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دیکھو حضرت عمر سے دنیا کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا۔ ابوجہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کو قتل کردے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بہادر اور دلیر مشہور تھے۔ دونوں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ عمر رسول اللہ ﷺ کو قتل کرے گا نعوذ باللہ من ذلک۔ اور دونوں کا ایک معاہدہ ہوا جس پر دونوں نے دستخط کئے۔ عمر نے جو اس رات صحابی ابھی نہیں ہوئے تھے اور ابوجہل نے۔ یہ جو اقتباس ہے اس کو غلطی سے میں نے حدیث کے طور پر بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ ہیں، حضرت عمرؓ کے توبہ کرنے کا واقعہ درج ہے۔ اب میں دوبارہ پڑھتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کیا ہیں۔

"حضرت عمر سے دیکھو کس قدر فائدہ پہنچا۔ ایک زمانہ میں یہ ایمان نہ لائے تھے اور چار برس کا توقف ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ خوب مصلحت سمجھتا ہے کہ اس میں کیا سرّ ہے"۔ بار بار رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے باوجود اتنا توقف کیوں ہوا یہ مراد ہے۔ "ابوجہل (بدبخت) نے کوشش کی کہ کوئی ایسا جابر شخص تلاش کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کو قتل کردے"۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک وقت رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں دوسرے وقت میں وہی عمر اسلام کی خاطر خود ہی شہید ہو جاتے ہیں۔ بہرحال جب ان کا معاہدہ ابوجہل سے تو اس کے بعد آپ کو تلاش شروع ہوئی رسول اللہ ﷺ کہاں کہاں جاتے ہیں، کس وقت اکیلے مل سکتے ہیں۔ جب لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ جا کر رات کے وقت اکیلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بہت دعا کرتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ خانہ کعبہ جا کر چھپ گئے۔ اتنے میں آواز آنی شروع ہوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ. یہ رسول اللہ ﷺ کی آواز تھی۔ حضرت عمر نے یہ آواز سنی تو اور بھی زیادہ احتیاط سے چھپ کر بیٹھ گئے کہ جب آپ سجدہ کی حالت میں ہونگے تو میں تلوار مار کر آپ کو ہلاک کردوں گا۔ آپ نے آتے ہی نماز شروع کر دی۔ پھر اس کے آگے کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عمر کی اپنی روایت سے لئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی روایت یہ ہے کہ: "میں نے دیکھا کہ۔ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں اس قدر رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں کہ مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ کہتے ہیں یہ الفاظ مجھے یاد ہیں رسول اللہ ﷺ یہ عرض کر رہے تھے سجدہ میں سَجَدَ لَکَ رُوْحِیْ وَ جَنَانِیْ۔ اے میرے مولیٰ! میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ میں دعائیں سنتا تھا تو میرا جگر پاش پاش ہو رہا تھا اور میرے ہاتھ سے حق کی ہیبت کی وجہ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی۔ دراصل تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ یہ سچا رسول ہے اور یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ مگر نفس امارہ کو دیکھو کہ میں دوبارہ غلطی سے پھر اسی ارادہ پر قائم ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو کے چلے تو میں چپکے چپکے پیچھے چلا۔ میرے پاؤں کی آہٹ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو میرے پیچھے آرہا ہے۔ اس پر عمر نے کہا میں ہوں عمر۔ اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! نہ تو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے نہ دن کو۔ کہتے ہیں اس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے بددعا نہ کریں۔ میں نے کہا اے حضرت میرے لئے بددعا نہ کرنا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ دراصل وہی گھڑی میرے اسلام لانے کی گھڑی تھی۔

آخری الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بارہ میں یہ ہیں: "اب سوچو کہ اس تضرع اور بکا میں کیسی تلوار مخفی تھی کہ جس نے عمر جیسے انسان کو جو قتل کے لئے معاہدہ کر کے آتا ہے آپ کی ادا کا شہید کر لیا"۔ (ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن . صفحہ ۴۲۴،۴۲۵)

طالبانِ دعا۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471-27

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT.
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUT A-15

بقیہ صفحہ: (۱)

تعداد ۲۰ ہزار ۵۱۵ ہے۔ جن میں لڑکوں کی تعداد ۱۴ ہزار ۲۵۹ ہے لڑکیوں کی تعداد ۶ ہزار ۲۵۶ ہے حضور انور نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ہومیو پیتھی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے جس سے پھر آگے کئی اور زبانوں میں ترجمہ ہو سکے گا۔ حضور نے فرمایا نادار اور غریبوں کی امداد کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زور شور سے جاری ہے۔

ایم ٹی اے

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیجیٹل نشریات کا پھیلاؤ ہو چکا ہے اور اسے یورپ کے اور امریکہ کے ڈیجیٹل نظام سے بھی منسلک کر دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عرب دنیا کے مقبول ترین چینل ایم بی سی (مڈل ایسٹ براڈ کاسٹ چینل) کے ایک پروگرام میں سعودی شہزادے خالد نے اپنے دو مشیروں کے ساتھ شرکت کی (شہزادہ خالد ایم بی سی کے مالکوں میں سے ایک ہیں) اس پروگرام میں ان کے ایک مشیر نے کہا کہ ہم قادیانی چینل کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے وہ کام کیا ہے جو ساری مسلم دنیا مل کر بھی نہ کر سکی۔

حضور نے فرمایا کہ چین کی خبر رساں ایجنسی نے بھی ہم سے رابطہ کیا اور کمپیوٹر گرافکس کا استعمال اور نئی ٹیکنالوجی کا استعمال ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کو سکھایا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ انگلستان نے جو ہیومینٹی فرسٹ کی جو بنیاد ڈالی تھی یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ اس سال انہوں نے سیرالیون اور تنزانیہ کے ہزار ہا غرباء تک طبی امداد اور کپڑے اور خوراک وغیرہ کا انتظام کیا۔ سینکڑوں مریضوں کے آنکھوں کے کامیاب آپریشن کئے۔ اسی طرح احمدی میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے کی خدمات بھی قابل تذکرہ ہیں۔

آئیوری کوسٹ: حضور پُرنور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب میں دعوت الی اللہ کے میدان میں بعض ممالک کا خصوصی تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس سال ۱۱ سو انتیس نئے مقامات پر آئیوری کوسٹ میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ جن میں سے ۱۵۴ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا. ہے اسی طرح ۸۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے جماعت احمدیہ کی مساجد کی اب کل تعداد ۲۰۰۳ ہو چکی ہے۔

بوروکینا فاسو: کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس ملک میں ۲۱۸ نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے جن میں سے ۲۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۲۲۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت بوروکینا فاسو میں احمدی مساجد کی کل تعداد ۱۹۰۸ ہے۔

بینن: افریقن ملک بینن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بینن ان مالک میں سے ہے کہ گذشتہ سال جن کی بیعتوں کی تعداد ان کے ۵ ہزار کے ٹارگٹ کے مقابلہ میں ایک لاکھ ۵۴ ہزار ۳۵۶ تک پہنچ گئی تھی۔ چنانچہ اس حیرت انگیز کامیابی کو دیکھ کر انہیں اس سال تین گنا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں ۸ لاکھ ۱ ہزار ۲۶۰ بیعتیں حاصل ہوئیں۔ دوران سال ۸۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ ۱۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ سال ۲ کنگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے اس سال ۳۹ کنگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ان میں ایک بادشاہ کے ماتحت ۲ ملین لوگ ہیں اور جو ساؤتھ بینن کا بادشاہ احمدی ہوا ہے اس کے ماتحت ڈیڑھ ملین لوگ ہیں۔ یہ دونوں کنگ اس وقت جلسہ میں موجود ہیں۔ ۸۶ امام احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ بینن میں ۲۴۱ کلو میٹر لمبی ایک ہائی وے ہے۔ جو ملک میں ساؤتھ سے نارتھ کی طرف جاتی ہے اس ہائی وے کے دونوں طرف ۶۲ دیہات اور شہر آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام کے تمام احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد ۵ لاکھ ۱۴ ہزار ۵۸۳ ہے۔ ۶۲ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں ۳۳ کنگز احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ۸۹ مساجد اپنے اماموں سمیت عطا ہوئی ہیں۔ وہاں کے ایک نیشنل اخبار نے احمدیت کی ترقی سے متاثر ہو کر ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا عنوان یہ لگایا ہے کہ ہماری پہاڑیاں احمدیت کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہیں۔

ٹوگو: یہ ملک بینن کے تحت ہے یہ ملک ان ملکوں میں سے ہے جہاں گذشتہ سال اللہ کے فضل سے عظیم الشان کامیابیوں کے میدان عطا ہوئے تھے اور پہلی مرتبہ جماعت نے اپنے ۱۵ ہزار کے ٹارگٹ کے مقابلہ پر دس ہزار سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا سلسلہ غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہا ہے امسال انکو ۲ لاکھ ۳۰ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا جس کے مقابل پر انہوں نے ۱۲ لاکھ ۴ ہزار یکصد بیعتیں پیش کیں ۲۳ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ۱۸ امام اپنی مساجد کے ساتھ داخل ہوئے۔

نائیجر: یہ ملک بینن کے ماتحت ہے گذشتہ سال نائیجر کے بیعتوں کی تعداد ۵ ہزار تھی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بیعتوں کی تعداد ۷ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

سینیگال: ۷۷ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ۴۵ مقامات پر نظام جماعت قائم ہو چکا ہے ۳۳ مساجد کا اضافہ ہوا۔ ۲۵ نئی تعمیر ہوئیں اور ۸ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ۲۷ مساجد ابھی زیر تعمیر ہیں امسال کے بیعتوں کی تعداد ۴ لاکھ ۷۵ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ ایک سینیگالی نوجوان جو گذشتہ ۱۰ سال سے سعودی عرب میں تعلیم حاصل کر رہا تھا جب واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کے علاقہ میں احمدیت داخل ہو چکی ہے وہ بہت ناراض ہوا کہ کس طرح احمدیت ہمارے علاقے میں داخل ہو سکتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے علاقے سے بعض اساتذہ تربیت حاصل کرنے کیلئے ڈاکار آ رہے تھے ان کی نیت تھی کہ اساتذہ کے سامنے اس پروگرام میں جماعت پر اعتراض کریں۔ دو روز تک ان کے تمام اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اس پر یہ نوجوان کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ میں نے ۱۰ سال تک سعودی عرب میں اپنی عمر ضائع کر دی اور اب مجھے صحیح اسلام کا علم ہوا ہے اور اس نے اعلان کیا کہ آج سے میں احمدی ہوں۔

گنی بساؤ: گنی بساؤ کے ایک بہت بڑے قبیلے میں جو ملک کا ۴۰ فیصد ہے اور سب کے سب مشرک ہیں گذشتہ چند سالوں سے تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال ساؤتھ ریجن کے ۷۰ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ چونکہ یہ اس قبیلہ کے قبول اسلام کا ملک بھر میں پہلا واقعہ تھا اسلئے ملک کے میڈیا اور اخبارات نے اس کو بہت کوریج دی اور اس پر ایک خصوصی فیچر نشر ہوا اور وہاں کے غیر احمدی دوستوں نے بھی اس کامیابی پر جماعت کو مبارکباد دی۔

سیرالیون: سیرالیون میں ۷ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اب جماعتوں کی مجموعی تعداد ۲ ہزار ۸ سو ۸۷ ہو چکی ہے۔

کینیا: کینیا ان ملکوں میں سے ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں۔ ۱۲۰ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے ۵۰ مقامات پر نظام جماعت قائم ہو چکا ہے ۲۴ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ ۴ نئے تبلیغی مراکز قائم ہوئے ہیں۔ ۶ داعین الی اللہ اور معلمین کام کر رہے ہیں ہر گاؤں میں اللہ کے فضل سے مسجد کیلئے جگہ پیش کی جا رہی ہے۔ چند ماہ میں ۵۰۰ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ممباسہ کے علاقے میں ۴۶ مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور ۱ لاکھ ۸۱ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ سینٹرل نیروبی میں گذشتہ ۵۰ سال سے ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ عرصہ دو سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ۱ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں ۲۵ سے زائد جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

ایتھوپیا: گذشتہ سال ایتھوپیا کی بیعتوں کی تعداد صرف ۳ تھی اس سال اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز کامیابی عطا کی اور بیعتوں کی تعداد ۳۶ ہزار ۸۰۰ کے قریب پہنچ گئی۔

تنزانیہ: ۱۳۳ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے ۶۱ میں نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ اس علاقے کے واڈے گے نسل کے ۶۵ ہزار سے زائد لوگوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی حکومت نے ۱۵ ایکٹر زمین مسجد کے لئے الاٹ کی ہے۔

فرانس: جماعت احمدیہ فرانس نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۰ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانیوں کو قبول فرمایا۔ امسال فرانس کو ۱۴۳ بیعتوں کی توفیق عطا ہوئی ان کا تعلق ۲۲ ممالک سے ہے۔ پچھلے سال ان کی بیعتوں کی تعداد ۸۹ تھی۔ ان دو سالوں میں جتنی بیعتیں ہوئی ہیں گذشتہ پچاس سالوں میں بھی اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بنجر زمین کو بھی زندہ کر رہا ہے۔

جرمنی: یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں کے میدان میں سب سے آگے ہے۔ دوران سال نو ہزار چالیس بیعتیں ہوئی ہیں بیعت کرنے والوں کا تعلق ۱۲۸ اقوام سے ہے۔ جرمنی نے سلوانیا۔ چک ریپبلک اور اٹلی میں بھی تبلیغی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جرمنی میں خواب کے ذریعہ

قبول احمدیت: ریجن بابل کے کامیاب داعی الی اللہ مکرم اعجاز احمد ملک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ وہ ایک رومانی فیملی کو تبلیغ کرنے کی غرض سے گئے ان کا داماد جو ایک فرنچ تھا اس وقت گھر میں سو رہا تھا۔ اس کو سوتے ہوئے کو جگایا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا اس نے کہا کہ ابھی مجھے خواب کے ذریعہ سے بتایا گیا ہے کہ کچھ لوگ تم سے ملنے آئیں گے اور مسیح کا پیغام دیں گے اس پر وہ شخص مع اپنے کنبے کے احمدیت میں داخل ہو گیا اب اللہ کے فضل سے وہ ایک بہت کامیاب داعی الی اللہ ہیں۔

انگلستان: گذشتہ سال ۳۲۶ لوگ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے جبکہ امسال تعداد ۵۱۱ ہے۔

انڈونیشیا: انڈونیشیا میں امسال اللہ کے فضل سے ۱۵ نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی۔ یہاں جماعتوں کی کل تعداد ۲۴۲ ہو گئی ہے امسال انہوں نے ۱۶ مساجد تعمیر کیں۔ چار مساجد ان کو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ مساجد کی کل تعداد ۲۸۹ ہے۔ اور تبلیغی مراکز کی ۱۱۰۔ حضور نے فرمایا کہ میرے انڈونیشیا کے دورہ کا پروگرام چونکہ ٹی وی پر نشر ہو چکا ہے اسلئے میں اس کا ذکر نہیں کرونگا۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش کی جماعت کو مخالفوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔ کئی بار حملے بھی ہوئے اور بم بھی پھینکے گئے۔ اسکے باوجود اللہ تعالیٰ نے پھل بھی عطا فرمائے اور تمام رکاوٹوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام بھی جاری رکھے۔ ۱۴۳۱ بیعتوں کی توفیق ملی۔ پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز کیلئے قطعات زمین خریدے جا چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کا دیکھا دیکھی اب انہوں نے بھی اگلے سال مجھے وہاں بلانے کا پروگرام بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں برکت دے۔ اب دیکھیں کس نیت اور خلوص سے کام کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں تو بہت پھرا ہوں بنگلہ دیش میں لیکن بطور خلیفہ اگر توفیق ملی تو یہ ایک تاریخی سفر ہوگا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش میں ۷۵۲۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور

۶۱۷۵ مقامات پر نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

حضور نے دنیا بھر کی جماعتوں کے بیعتوں کے ٹارگٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا امسال دنیا بھر کی جماعتوں کو ۲ کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا دسمبر ۹۹ میں ہندوستان کو اس ٹارگٹ سے علیحدہ کر کے نیا ٹارگٹ دیا گیا میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کوشش کریں کہ افریقہ کی جماعتیں اس دو کروڑ کے ٹارگٹ کو پورا کر دیں اللہ تعالیٰ نے بے انتہاء فضل فرمایا اور آج میں آپ کو خوش خبری دے رہا ہوں کہ افریقن ممالک سے موصول ہونے والی بیعتوں کی تعداد دو کروڑ ایک لاکھ آٹھ ہزار تین سو پچھتر ہے۔ آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا "میں آج خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا جب میں اس شہر لدھیانے میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی" حضور پُر نور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے پیش نظر میں نے اللہ پر توکل کر کے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے موقعہ پر اپنے اختتامی خطاب میں کہا تھا:

"میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر آپ کی دُعائیں اور کوشش مقبول ہوئیں صرف ہندوستان میں ہی کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی خدا کرے کہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اور اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا ہی تعجب ہے ہم جو کوششیں اس وقت کر رہے ہیں آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے کتنی امیدیں وابستہ ہیں"۔

حضور پُر نور نے فرمایا کہ اس اعلان کے بعد جماعت احمدیہ ہندوستان کو ایک کروڑ کا ٹارگٹ دیتے ہوئے میں نے اپنے پہلے خط میں لکھا:

"بہت بڑا ٹارگٹ نظر آرہا ہے لیکن جو قومیں پختہ عزم لیکر اٹھ کھڑی ہوں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں تیز ہوائیں چلا دیتا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے گردو نواح کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عزم میں کامیاب فرمائے اور ملائکۃ اللہ آپ کی مدد کیلئے آسمان سے اُتریں"۔

حضور پُر نور نے فرمایا اب میں خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے بڑی خوشی سے یہ بات بیان کرتا ہوں کہ الحمد للہ ۲۸ جولائی سن ۲۰۰۰ تک صرف ہندوستان میں دو کروڑ بارہ لاکھ سعید فطرتیں جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ صرف ایک سال کی کامیابی ہے اب آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے انشاء اللہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد ۲۰ کروڑ بیان کی جاتی ہے اس میں سے دو کروڑ سے زائد ایک ہی سال میں احمدی ہوئے ہیں اس سے اندازہ لگائیں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا ہونے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یوپی کی کل آبادی پانچ کروڑ سے ساڑھے سات کروڑ بیان کی جاتی ہے اس لحاظ سے صوبہ یوپی میں ہر پانچواں مسلمان حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہے۔ مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی کو تاریخی کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم مرکزی نگران کو بھی نمایاں خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ ہندوستان کے جنوبی علاقے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جنوبی ہند کے ساحلی علاقے میں ایک بڑی تعداد میں خالص افریقن نسل آباد ہے۔ یہ لوگ افریقہ سے کب آئے تھے اس کا کوئی علم نہیں مگر ان لوگوں نے اپنے ماحول کو خالص افریقن رکھا ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہی ہے اور کچھ ہندو بھی ہیں جب ان کی آبادی میں جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم افریقہ آچکے ہیں کوشش کی گئی کہ کسی طرح یہ سارا قبیلہ احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔ شروع میں ایک گاؤں کے چند افراد کی احمدیت میں داخل ہونے کی اطلاع ملی ان میں سے ایک مخلص امام اچھے داعی الی اللہ مل گئے اللہ کے فضل سے اس علاقہ کے ۵۹ دیہات میں سے ۷۰٪ آبادی احمدیت کی آغوش میں آچکی ہے۔

ہندوستان میں مخالفین احمدیت کا اعتراف شکست

ہندوستان میں احمدیت کا نفوذ اور لوگوں کو جوق در جوق احمدیت میں شامل ہوتا دیکھ کر۔ بالخصوص نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے چیلے چانٹے بوکھلا اُٹھے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے صوبہ آندھرا پردیش میں ۱۹ اپریل ۲۰۰۰ کو جلسہ منعقد ہوا جس میں مخلصانہ دعوت فکر کے عنوان سے ایک اشتہار تقسیم کیا گیا۔ وہ لکھتے ہیں ہمارے اسّی فیصد مسلمان بھائی اس غیر اسلامی باطل تحریک اور اسکے گمراہ کن اثرات سے واقف نہیں جو لوگ واقف ہیں وہ اس کو بہت معمولی اور ہلکی چیز سمجھتے ہیں اور اس کی اشاعت کو روکنے کی کوئی مؤثر تدبیر نہیں کرتے اب تک اضلاع محبوب نگر نلکنڈہ اور ورنگل اور نظام آباد کے سینکڑوں دیہات اس گمراہ کن تحریک کا شکار ہو چکے ہیں اور قادیانی بن چکے ہیں شہر حیدر آباد اور سکندر آباد میں بھی اس کی باقاعدہ اشاعت ہو رہی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان (بقول ان۔کے) ارتداد کا شکار ہوتے جا رہے ہیں اس کے بعد مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ کب تک آپ تماشائی بن کر اس کا نظارہ کرتے رہیں گے اب عزم و حوصلہ سے ردّ قادیانیت کا کام شروع کریں۔

حضور پُر نور نے فرمایا جو کام انہوں نے شروع کیا ہے اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام اِنِّی مُہِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکرم یونس احمد صاحب بنگال سے لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے علاقے کے ایک حافظ انوار الحق کو گاؤں کے M.L.A. اور سرپنچ کی موجودگی میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا ایک کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو دیکھ کر اس نے گندی زبان استعمال کی اور کہا کہ آپ کے امام مہدی کی وفات تو (نعوذ باللہ) بیت الخلاء میں ہوئی تھی اس پر میں نے ان سے کہا کہ تمہارا انجام اچھا نہیں ہوگا کچھ عرصہ کے بعد یہ خبیث مولوی مسجد کی بیت الخلاء میں زنا کرتے ہوئے پکڑا گیا اور گاؤں والوں نے اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈا کر جوتیاں مارتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔

حضرت عبد الکریم صاحب حیدر آبادی جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں باؤلے کتے نے کاٹ لیا تھا اور باوجود ڈاکٹروں کے لا علاج قرار دینے کے معجزانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی تھی ان کے پوتے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر امسال جلسہ سالانہ لنڈن میں شامل ہوئے تھے حضور ایدہ اللہ نے انہیں سٹیج پر کھڑا کر کے تمام حاضرین کو دکھایا اور فرمایا کھڑے ہو جائیں آپ بھی خدا کا ایک نشان ہیں۔

حضور پُر نور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے اپنی ایک سابقہ رؤیا کے ضمن میں فرمایا کہ فرنچ سپیکنگ ممالک میں اس رؤیا کے بعد اللہ کے فضل سے بیعتوں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھی ہے اس رؤیا کے بعد سے فرنچ بولنے والے ممالک میں اب تک دو کروڑ آٹھ لاکھ تریسٹھ ہزار تین صد باون بیعتیں ہو چکی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے پاکستان میں رونما ہونے والے بعض تبلیغی و تربیتی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح آپ نے بعض عبرتناک واقعات بھی بیان فرمائے۔ بعض عبرتناک واقعات سنانے کے ساتھ حضور انور نے پاکستانی مولوی محمد یوسف لدھیانوی کی مباہلے میں ہلاکت کا ذکر بھی فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں مولوی یوسف لدھیانوی کا ایک بیان آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے اندازہ ہوگا کہ کتنی جھوٹی قوم ہے۔ جس سے ہمارا واسطہ ہے۔ پنڈ آدم سندھ میں ختم نبوت کی چوتھی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولوی یوسف لدھیانوی نے کہا مرزا قادیانی سے لیکر قادیانیوں کے تمام روحانی پیشواؤں کی موت عبرتناک طور پر ہوئی ہے۔ اور موجودہ قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد فالج کے حملہ سے بستر مرگ پر پڑا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ دیکھ لیجئے مجھے کہ اللہ کے فضل سے میں کس حالت میں کھڑا ہوں۔ یوسف لدھیانوی نے کہا کہ میں اپنے رب سے ملاقات کیلئے ہر وقت تیار ہوں لیکن ایک دُعا ہے کہ مرزا طاہر میری زندگی میں مر جائے اور وہ میری زندگی میں مر کر اپنے جھوٹا ہونے پر مہر ثبت کر گیا۔ یہ مولوی بہت عبرتناک طور پر پاکستان میں اپنے مدِّ مقابل کے ہاتھوں قتل کیا جا چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کی صداقت اور مخالفین کے ہلاک ہونے کیلئے خدا کے حضور دُعائیں کیں اور سن ۱۹۰۲ء تک خدا کے لئے اپنی صداقت کیلئے قدرت کے ہاتھوں ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے اس اقتباس کے پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کے فضل سے اس پہلے سال کی کامیابیاں تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں ابھی دو سال باقی ہیں آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے اب احمدیت کی دنیا بھر میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی جتنا مرضی زور لگائیں ایڑھی چوٹی کا زور لگائیں وہ ضرور ناکام و نامراد رہیں گے۔ احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ دُعاؤں کے ذریعہ ان کوششوں کی مدد کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ اپنے خطاب کے اختتام پر حضور نے افریقہ سے آئے ہوئے دو بادشاہوں کا تعارف کروایا۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کپڑا بطور تبرک عنایت فرمایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبلیغ دین و نشر۔ ہدایت کے کام پر☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پاکستان کے ایک عالمِ دین کی طرف سے

وفات مسیح کا واضح اعتراف

(دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت)

جناب محمد حسین صاحب قرشی پاکستان کے ایک معروف عالم دین ہیں۔ درج ذیل اہم اقتباس ان کی کتاب "قرآن سے قرآن تک" سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب دوست ایسوسی ایٹس الکرم مارکیٹ اردو بازار نے ۱۹۸۸ء میں شائع کی ہے۔

☆......☆......☆

"وفات مسیح

اِنِّی مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ (آل عمران ۳:۵۶)

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں (ترجمہ، محمد علی)

مُتَوَفِّیْكَ تَوَفَّاهُ اللّٰه ۔ اِذَا قَبَضَ رُوْحَهٗ (تاج العروس) قبضَ نفسه (لسان العرب) اس کے کوئی معنی سوائے قبض نفس یا روح کے کسی لغت میں نہیں آئے۔ خود قرآن نے بھی صراحت فرمائی ہے۔ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِی لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا (الزمر ۳۹:۴۲)...... تَوَفَّاهُ اللّٰه میں صرف نفس یا روح کا لینا اہل لغت کا فیصلہ ہے اور اشعار جاہلیت کی، قرآن کریم کی، حدیث کی، علم ادب کی ایک بھی مثال اس کے خلاف پیش نہیں کی جاسکتی۔ (صفحہ ۳۳۰)

اسی طرح اگر یہ ممکن ہے کہ ایک شخص مع جسد عنصری آسمان پر چلا جائے تو اس پر بروئے لغت عرب تَوَفَّاهُ اللّٰه کا محاورہ بولنا جائز نہیں۔ اس کے لئے کوئی اور لفظ چاہئے...... امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ سے خود بخاری میں مُتَوَفِّیْكَ کے معنی مُمِیْتُكَ مروی ہیں۔ یعنی تجھے موت دینے والا ہوں۔ (صفحہ ۳۳۱)

حضرت مسیحؑ کی وفات کے نام پر بعض لوگ قرآنی تصریحات کے باوجود بہت گھبراتے ہیں اور اس کو نیا عقیدہ خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قرآن شریف اور احادیث میں حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر ہونے کا ذکر ہے۔ حالانکہ قرآن شریف اور حدیث میں حیات مسیح کا مطلق کوئی ذکر نہیں بلکہ دونوں جگہ آپ کی وفات کا ذکر ہے اور حیات مسیح جو اجماع امت سمجھا جاتا ہے، اس کا یہ حال ہے۔ کہ چار ائمہ میں سے ایک امام مالک کھلے طور پر وفات مسیح کے قائل ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ عقیدہ "عتبیہ" اور "مجمع البحار" میں صاف الفاظ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ قَالَ مَالِكٌ مَاتَ ۔ اور باقی تین اماموں میں سے صراحت سے کوئی حیات مسیح کا قائل نہیں۔ پس اصل عقیدہ اہل سنت والجماعت کا وفات مسیح ہے نہ کہ حیات مسیح

...... مسلمانوں کے اس مشہور خیال سے کہ حضرت مسیحؑ زندہ آسمان پر ہیں، عیسائی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کر رہے ہیں کہ تمام رسول بروئے قرآن کھانے پینے کے محتاج تھے۔ مگر مسیح کا جسم ایسا ہے کہ وہ دو ہزار سال سے خورونوش کے بغیر آسمان پر زندہ موجود ہے۔

(صفحہ ۳۳۱،۳۳۲)

حدیث میں وفات مسیح

کوئی مرفوع حدیث مسیح کے جسد عنصری سمیت زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی مؤید موجود نہیں ہے۔ بلکہ وفات کی تائید میں بہت حدیثیں ملتی ہیں مثلاً حدیث معراج میں وفات یافتہ انبیاء کے ساتھ حضورؐ نے حضرت مسیحؑ اور حضرت یحییٰؑ کو ایک ہی جگہ دیکھا اور پھر وہ مشہور حدیث لو کان موسیٰ و عیسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میرا اتباع کرنا پڑتا۔ اور وہ حدیث جس میں اِنَّ عِیْسٰی عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ عیسیٰ ایک سو بیس برس زندہ رہے اور یہ وہ بات ہے جو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، مجھے جبرئیل نے بتائی۔ (صفحہ ۳۳۲)

رفع مسیح

رَافِعُكَ اِلَیَّ (آل عمران :۵۴) اے مسیح اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں (ترجمہ ایضا)۔ اس سے مراد قرب و درجہ کی بلندی ہے۔ عربی زبان میں کہتے ہیں نِسَاءٌ مَرْفُوْعَاتٌ جس کے معنے لسان العرب نے نِسَاءٌ مکرمَاتٌ یعنی معزز عورتیں دیئے ہیں۔ قرآن میں ہے خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ (واقعة ۵۶:۳۰) کسی کو بلند کرنے والی۔ یہاں زجاج نے یہ معنی کئے ہیں کہ قیامت گنہگاروں کو ذلیل اور فرمانبرداروں کا رفع کرے گی۔ یعنی ان کے مراتب بلند کرے گی۔ فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ (نور ۲۵:۳۶) یہاں ترفع کے معنی تعظیم ہیں (لسان العرب) یعنی ان گھروں کی تعظیم کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا (اعراف ۷:۱۷۶) اگر ہم چاہتے تو آیات کے ذریعے اس شخص کو (مرتبہ کی) بلندی بخشتے۔ تفاسیر میں بھی لکھا ہے رفع الی منازل الابرار (بیضاوی) یا الی منازل العلماء یا الی الجنة (فتح البیان) یعنی نیکوں یا علماء کے مقام کی طرف یا جنت کی طرف۔ اسی آیت (رَافِعُكَ) کے نیچے ابن جریر لکھتے ہیں والرَّفع یَضُمُّ مَعَانِی کَثِیْرَةً مِنْهَا الرَّفْعُ فِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَهٗ وَ مِنْهَا الرَّفْعُ فِی شَرَفِ الدُّنْیَا وَمَکَارِمِهَا وَمِنْهَا الرَّفْعُ فِی الذِّکْرِ الْجَمِیْلِ وَالثَّنَاءِ الرَّفِیْعِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور مرتبہ بلند دنیا میں عزت و مکرمت، اچھی شہرت وغیرہ سب رفع میں داخل ہیں۔

(صفحہ ۳۳۲،۳۳۳)

حدیث رفع

احادیث رفع کے معنی کا قطعی فیصلہ کر دیتی ہیں۔ دو سجدوں کے درمیان میں جو دعا کی جاتی ہے اس میں یہ لفظ آتا ہے وَارْفَعْنِی (اے خدا مجھے رفع دے)۔ کیا آج تک کسی مسلمان کے وہم میں یہ گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جسم سمیت آسمان پر اٹھا لے؟

ترمذی میں ہے یُرِیْدُالنَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْهُمْ وَ یَاْبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّرفَع۔ لوگ ان کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے رفع کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مع جسم آسمان پر اٹھا لے جانا چاہتا ہے۔ پھر حدیث میں بار بار آتا ہے فتواضعو یرفعکم اللّٰه تواضع کرو اللہ تمہیں بلند کرے گا۔ فاذَا تَوَاضَعَ رَفَعَه اللّٰه بِالسِّلْسِلَةِ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ (کنزل العمال جلد ۲ صفحہ ۲۶)۔ جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زنجیر کے ساتھ ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے۔ یہاں رفع بھی ہے، ساتوں آسمان بھی ہیں اور زنجیر بھی ہے مگر پھر بھی رفع جسم مراد نہیں بلکہ قرب مراد ہے۔

اسی معنی پر ایک قرینہ رَافِعُكَ اِلَیَّ میں لفظ اِلَیَّ بھی ہے کیونکہ یہ رفع اللہ کی طرف ہے۔ آسمان کی طرف رفع کا ذکر قرآن کریم میں کہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی جسم نہیں جو آسمان پر ہو۔ اللہ کا مکان میں ہونا بالاتفاق ممتنع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی اللہ یا رب کی طرف جانے کا ذکر ہوتا ہے انتقال جسمانی نہیں بلکہ قرب روحانی مراد ہوتا ہے۔ جیسے اِرْجِعِی اِلٰی رَبِّكِ۔ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّی۔ اِتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۔ امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں صفائی سے لکھ دیا ہے۔ رَفْعَهٗ فِی قَوْلِهٖ رَافِعُكَ اِلَیَّ هُوَالرِّفْعَةُ بِالدَّرَجَةِ وَ الْمَنْقَبَةِ لَابِالْمَکَانِ وَالْجِهَةِ یعنی رَافِعُكَ اِلَیَّ سے مراد درجہ اور مرتبہ میں بلندی ہے نہ کہ مکان اور جہت کی بلندی۔ (صفحہ ۳۳۳)

سورۃ نساء میں ذکر مسیحؑ

مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء ۴:۱۵۶) نہ اسے قتل کیا گیا نہ اسے صلیب پر مارا مگر وہ ان کے لئے اس جیسا بنا دیا گیا ہے۔ (ترجمہ ،محمد علی) اس کے معنی غلطی سے یوں کئے جاتے ہیں کہ کوئی شخص مسیح کا مشابہ بنا دیا گیا ...... الفاظ قرآنی اس (مفہوم) کو ہرگز برداشت نہیں کرتے۔ ضمیر جو شبہ میں ہے وہ صرف حضرت مسیح کی طرف جاسکتی ہے جن کا ذکر چل رہا ہے اور کسی ایسے شخص کی طرف ہرگز نہیں جاسکتی جس کا ذکر قرآن شریف میں کہیں بھی نہیں بلکہ صحیح حدیث میں بھی نہیں جو مسیح کی جگہ قتل و صلیب کی موت سے مرا ہو ...... کسی دوسرے مقتول یا مصلوب کا یہاں اشارہ تک نہیں۔

تاریخ بھی نہایت صفائی سے کہتی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے مگر مصلوب نہیں ہوئے بلکہ زندہ اترے البتہ...... وہ مصلوب یا مقتول کے مشابہ ہوگئے۔ مرقس ۱۵:۲۵ کے مطابق چھ گھنٹے اور یوحنا ۱۹:۱۴ کے مطابق تین گھنٹے سے بھی کم صلیب پر رہے...... مسیح کو دفن نہیں کیا گیا بلکہ ایک کھلی جگہ میں رکھ کر سامنے ایک پتھر رکھ دیا گیا جس سے ہوا اندر جاتی رہی (مرقس ۱۵:۴۶) حالانکہ جس کو دفن کیا جاتا ہے اس کے لئے ہوا کے آنے جانے کا راستہ نہیں رکھا جاتا ...... تیسرے دن جب مریم مگدلینی وغیرہ آئیں تو پتھر کو دروازہ سے ہٹا ہوا پایا (مرقس ۱۶:۴) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پتھر ہٹا کر مسیح کو اندر سے نکالا گیا...... (یوحنا ۲۰:۱۵) سے ثابت ہوتا ہے کہ مریم مگدلینی نے حضرت مسیح کو دیکھا تو انہیں باغبان سمجھا جس سے معلوم ہوا کہ آپ نے بھیس بدلا ہوا تھا ۔ کئی دن بعد جب حواریوں نے مسیح کو دیکھا تو ان کے ہاتھوں پر کیلوں کے زخموں کے نشان باقی تھے (یوحنا ۲۰:۲۵ سے ۲۸) لوقا ۲۴:۳۹ تا ۴۴ سے ثابت ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حواریوں کے ساتھ مل کر آپ نے بھنی ہوئی مچھلی اور شہد کھایا۔ جلیل تک پیدل سفر کیا۔

(متی ۲۸:۱۰)

مسیح صلیب پر چڑھے مصلوب کی طرح مگر مصلوب نہیں ہوئے یعنی صلیب پر مرے نہیں ...... یہ تاریخی واقعات ہیں جن پر ساری انجیلیں متفق ہیں ۔ ان سے عیسائیوں پر اتمام حجت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اسناد ان کے نزدیک مسلّم ہیں۔

اگر ان کے سامنے ایک نئی کہانی بنا کر رکھ دیں کہ ان کا ہم شکل مصلوب ہو گیا تھا اور وہ آسمان پر چلے گئے تو اس سے کہانی کا مصنف صرف اپنا دل خوش کر سکتا ہے، دوسری قوم پر اتمام حجت نہیں کر سکتا۔ یہ روایت نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، نہ انجیل میں اور نہ کسی تاریخ میں ...... اگر کسی کو ہمشکل بنائے بغیر خدا تعالیٰ مسیح کو اٹھا لیتا تو کیا یہودی اس کو آسمان سے پکڑ لاتے، جو خدا نے ایک ہمشکل بنا کر ان کو دھوکے میں ڈال دیا؟ پھر اس روایت کی کئی متضاد شکلیں ہیں:

☆...... ۱۔ مسیح کے کہنے پر ایک حواری نے ہم شکل ہونا قبول کیا۔ ایک نبی کی شان کے خلاف ہے کہ ایک بے گناہ کو بے ضرورت مروا دے۔

☆...... ۲۔ وہ ایک منافق تھا۔

☆...... ۳۔ جو پکڑنے آیا تھا وہ ہم شکل بنا دیا گیا۔

تعجب ہے ۔ ان دونوں صورتوں میں کوئی واویلا نہ ہوا اور نہ بتایا گیا کہ میں کون ہوں؟

☆...... ۴۔ یہود نے جب مسیح کو نہ پایا تو خود ہی ایک یہودی کو پکڑ کر صلیب دے دیا تا کہ لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا اور کسی کو قریب نہ آنے دیا۔

یہ سب اٹکل پچو روایتیں ہیں۔ ایک بات پر اعتراض ہوا تو دوسری بنا لی، دوسری پر ہوا تو تیسری بنا لی...... آج تک کسی جیل خانے کے مفرور کی نسبت یہ خیال کسی شخص نے نہیں کیا کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہوگا۔ آسمان پر جاتے ہوئے تو ایک شخص نے بھی نہ

دیکھا اور یوں ان کے حوالات سے غائب ہو جانے پر سب لوگ سمجھ لیتے کہ ضرور آسمان پر گئے ہیں یہ کس قدر بعید از قیاس ہے۔

خود قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جب یہود نے ان کو مصلوب کرنے کی تدبیریں کیں تو خدا نے ان سے وعدہ کیا کہ میں تجھ کو طبعی موت ماروں گا۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ (جب تو نے مجھے طبعی وفات دی) آسمان پر زندہ لے جانے کا نہ کہیں وعدہ ہے اور ذکر۔ پس نفی قتل و صلب کر کے مقتول و مصلوب کی شبیہ قرار دے کر اور پھر طبعی وفات کا ذکر کر کے معاملہ صاف کر دیا ہے۔

مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا (راغب) یعنی اس کے مصلوب ہونے کا علم یقینی کے ساتھ نہیں جانا...... کسی دوسرے کے قتل کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ یہود و نصاریٰ دونوں شک میں رہے بقول لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ کسی کو بھی قتل کا یقین نہیں ہوا۔ تین گھنٹے کے اندر اندر صلیب سے اتر آنا، ٹانگیں نہ توڑا جانا، پیلاطوس کا شک کرنا، پتھر کا ہٹا ہوا پایا جانا، حواریوں سے خفیہ ملاقاتیں۔ کیا یہ صریح امور نہیں۔ جن کا لازمی نتیجہ شک ہونا چاہئے۔ جو دونوں گروہوں کے دلوں میں پیدا ہوا۔ اگر وہ آسمان پر چلے گئے تھے اور ان کا ہمشکل مصلوب ہوا تھا تو شک کیسا اور علم کا نہ ہونا کیا معنی۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ۔ ان کو کوئی علم نہیں۔ صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں۔ (النساء: ۱۴۷) تفصیل کے لئے دیکھیں (صفحہ ۵۷۵ تا صفحہ ۵۷۹)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسٰى ...... الخ (مائدہ ۵: ۱۱۵ تا ۱۱۹) جب اللہ نے عیسیٰ سے کہا "اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا دو معبود بنالو"۔ کہا "تو پاک ہے مجھے کہاں شایاں تھا کہ میں وہ کہوں جس کا مجھے حق نہیں؟ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے اس کا علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تو مخفی رکھتا ہے۔ کیونکہ تو غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا...... الخ۔

(ترجمہ محمد علی)

یہ کلام عالم برزخ کا ہے جو نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں اسی کی تفسیر میں حدیث ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اپنی امت کے بعض لوگوں کو دوزخ کی طرف جاتے دیکھیں گے۔ آگے لفظ ہیں فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ میں کہوں گا جیسے عبد صالح یعنی عیسیٰ نے کہا۔ یہاں اپنے لئے صیغہ مضارع (اقول) اور عیسیٰ کے لئے صیغہ ماضی (قال) استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے۔

یہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ حضرت مسیح کی وفات کو قطعی طور پر ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ بگڑنے کا زمانہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد قرار دیا ہے اور چونکہ وہ عقیدہ نزول قرآن سے پہلے بگڑا ہوا تھا اس لئے حضرت عیسیٰ کی وفات بھی نزول قرآن سے پہلے ہو چکی تھی ...... بخاری کی یہ حدیث اس آیت کی فیصلہ کن تفسیر کرتی ہے۔ "جب قیامت کے دن میری امت کے بعض لوگ پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا۔ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی میں وہی بات کہوں گا جو عیسیٰ نے کہی تھی اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا"۔ نبی کریم ﷺ کا انہی الفاظ کو استعمال کرنا صاف بتاتا ہے کہ آپؐ کے نزدیک عیسیٰؑ کی امت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد بگڑی۔

اس قطعیت الدلالت آیت اور اس حدیث صریح کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا انکار کرنا نصوص صریحہ کو رد کرنا ہے اور تَوَفَّيْتَنِیْ کے معنی سوائے وفات کے کچھ اور کرنا لغت کے خلاف ہے ...... الخ۔

(صفحہ ۲۵۹، ۲۶۰) (بحوالہ رسالہ "پیغام صلح" جنوری، فروری ۲۰۰۰ء ناشر احمدی انجمن اشاعت اسلام لاہور، یو ایس اے)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ امسال ۱۸ جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار جماعت احمدیہ بنارس کو جلسہ سیرۃ النبیؐ احمدیہ مسجد بنارس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ لجنہ اماء اللہ بنارس بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کے جملہ پروگرام میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کا آغاز بعد نماز مغرب جناب محمد حنیف صاحب صدر جماعت کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ جبکہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک غیر احمدی طفل عزیز نادر احمد نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ بعدہ پہلی تقریر مکرم ریحان احمد صاحب انجینئر کی ہوئی۔ اس کے بعد جناب محمد حنیف صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم سنائی۔ دو تقاریر مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب اور مکرم جمال انور صاحب بنارسی کی ہوئیں۔ آخری تقریر خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ بنارس نے کی۔ آخر پر صدر اجلاس کے مختصر خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس کی برخواستگی کا اعلان کیا گیا۔ اس مرتبہ ہماری خواہش اور دعوت پر غیر احمدی احباب و مستورات بھی شریک اجلاس ہوئے اور اچھا اثر لیکر لوٹے۔ وساوس اور اوہام کا ازالہ بھی ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے دُور رس نتائج بر آمد فرمائے۔ (آمین)

کلکتہ: ۲۰۰۰-۵-۷ مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کے انعقاد کی توفیق ملی تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی۔ درمیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و شان میں نظمیں پڑھی گئیں دوسری اور آخری تقریر مبلغ صاحب کی ہوئی دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت)

جلسہ یوم خلافت

کوسمبی (اڑیسہ) مورخہ ۲۰۰۰-۵-۲۷ مسجد احمدیہ کوسمبی میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں شیخ مطلوب احمد صاحب مکرم میر کمال الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سیف الدین صدر جماعت کوسمبی)

امروہہ (یوپی) مورخہ ۲۰۰۰-۵-۲۸ جلسہ یوم خلافت مکرم انوار احمد صاحب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ بمبئی کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں عزیزم محمد سلیم اختر عزیزم مجیب احمد۔ عزیز محمد طاہر۔ عزیز فضل ناصر۔ عزیز محمد ناظر مکرم فراست علی صاحب نائب صدر۔ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدر مجلس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

بھدرواہ (کشمیر)۔ ۲۸ مئی ۲۰۰۰ء کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم عبد الحفیظ صاحب فانی منعقد ہوا جس میں مکرم محمد اقبال صاحب ملک عزیز جوہر حفیظ فانی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (عبد القیوم میر سیکرٹری تبلیغ)

پینگاڑی (کیرلہ) جماعت احمدیہ پینگاڑی کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم پی پی ناصر الدین صاحب امیر جماعت نے کی مکرم عبد الشکور صاحب نائب امیر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک تھیں۔ (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پینگاڑی)

نرگانگ (اڑیسہ) جلسہ یوم خلافت ۲۰۰۰-۵-۲۷ کو مسجد احمدیہ نرگانگ میں مکرم میر ہدایت علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ ۱۵۰ افراد غیر از جماعت کو خلافت کے بارے میں تفصیل سے بتلایا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم عاشق خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم میر رحمت علی صاحب ملرم آفتاب احمد خان صاحب مکرم ارادت خان صاحب مکرم حیات خان صاحب زعیم انصار اللہ مکرم حکیم الدین خان صاحب سیکرٹری ضیافت۔ محترم مولوی فقیر الدین خان صاحب معلم وقفِ جدید اور خاکسار سید فضل نعیم احمدی معلم وقفِ جدید نے تقاریر کیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے بابرکت نظام پر ہمیشہ چلنے کی توفیق دے (آمین) (سید فضل نعیم احمدی معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نرگانگ)

اعلان نکاح

مورخہ ۴ مئی ۲۰۰۰ء بروز اتوار کو خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الشافی کا نکاح مکرم فیض الرحمٰن صاحب ابن مکرم S.H عبد السبحان صاحب مرحوم آف شیموگہ کے ساتھ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ بینگلور نے مبلغ ۲۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ جملہ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے (ایم نثار احمد سورب کرناٹک)

خاکسار کے برادر نسبتی محمد شریف صاحب منڈاشی کے بڑے بیٹے عزیز محمد لطیف صاحب منڈاشی آف بھدرواہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ ربانی بنت مکرم غلام رسول صاحب راتھر بالسو کشمیر کے ساتھ مبلغ ۳۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء انسپکٹر بیت المال نے مورخہ ۲۰۰۰-۵-۷ کو جماعت احمدیہ بالسو میں پڑھا۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ ۱۰۰ روپے اعانت بدر (جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR

& MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

منقولات

بلاتبصرہ

کیا دجال کا ظہور ہو چکا ہے؟

ہفت روزہ "پاکستان اسٹار" ٹورانٹو نے اپنی اشاعت مورخہ ۸-۱۴ فروری ۲۰۰۰ء کے صفحہ ۲۵ پر ایک دلچسپ مضمون شائع کیا ہے جسے جناب ایس زیڈ حسن آف شکاگو، امریکہ نے تحریر کیا ہے فاضل مقالہ نگار نے دجال کے ظہور سے متعلق کم و بیش تمام علامات کو احادیث سے جمع کیا ہے اور موجودہ زمانے سے ان کا اطلاق ثابت کیا ہے جو کہ سو فیصد درست ہے۔ اس مضمون کا عنوان بھی بڑا دلچسپ ہے یعنی "کیا دجال کا ظہور ہو چکا" مضمون کے آخر پر مضمون نگار کا تجزیہ نہایت دلچسپ اور قارئین کیلئے خصوصی توجہ کا حامل ہے۔ جناب حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"ان باتوں کو سامنے رکھ کر اطراف کا جائزہ لیجئے تو پتہ چلے گا کہ نقشہ ہو بہو حدیث کے مطابق ہے۔ مادیت اور مادہ پرستی اس ماحول کے روئیں روئیں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ ایک اجتماعی کفر و الحاد کا دور دورہ ہے۔ مسلمان تو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، پر اسلام کا نام و نشان تک باقی نہیں، ہر طرف کفر ہی کفر لکھا نظر آتا ہے، وہ مولوی و ملا جو خود کو دینی ٹھیکہ دار محسوس کرتے ہیں اور ایمانیات کے ماہر گردانتے ہیں آج دنیا کی خاطر آخرت کو ٹکہ سیر کے بھاؤ بیچتے نظر آتے ہیں۔ جب دینداروں اور عالموں کا یہ حشر ہے تو عوام الناس کا کیا حال ہو گا اس کا اندازہ بخوبی اور بہ آسانی لگایا جا سکتا ہے۔ ان تمام حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ کیا دجال کا ظہور ہو چکا ہے کہ نہیں؟"

(ہفت روزہ پاکستان اسٹار، ٹورانٹو مورخہ ۸-۱۴ فروری ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۵)

جہاد کے ذوق و شوق کو ذرا کم کیجئے

ہفت روزہ "وطن" ٹورانٹو مورخہ ۱۸-۲۵ فروری ۲۰۰۰ء اپنے اداریہ میں "جہاد کے ذوق و شوق کو ذرا کم کیجئے" کے عنوان سے پاکستان کے ملاؤں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"پاکستانی ملاؤں کے انتہاء پسند گروہ جہاد کے نام پر سرگرم ہیں۔ اور وہ دنیائے اسلام سے چندے بٹورنے کیلئے جہاد کا محاذ گرم رکھنا چاہتے ہیں۔ . . . پاکستان کی انتہاء پسند مذہبی جماعتیں اور گروہ جہاد کے ذوق و شوق میں مگن عقل سلیم سے بے نیاز ہو کر انتہا پسندانہ بیان دیتے ہیں۔

. . . اس وقت وطن عزیز میں مذہبی فرقہ بندی کا اپنا یہ عالم ہے کہ، "ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی گردنیں کاٹ رہا ہے، ان مذہبی جماعتوں کو پہلے اس ظلم کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔۔ عوام کی عزت نفس اور زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ عوام کی عزت نفس اور زندگی کو بحال کرنے کیلئے جہاد کرنا چاہئے۔ پاکستان کو اصل اسلامی اور انسانی معاشرہ بنانے کیلئے جس تحمل و بردباری کی ضرورت ہے، اس کی تمام حدوں کو پھلانگ کر یہ مذہبی گروہ اور جماعتیں قوم کو جہالت اور منافقت آمیز جوش پر آمادہ کر کے اپنی مذہبی دوکان داری چلا رہے ہیں"۔

(مرسلہ ہدایت اللہ ہادی) (ہفت روزہ وطن، ٹورانٹو۔ ۱۸-۲۵ فروری ۲۰۰۰ء، صفحہ ۵)

پاکستان میں مسجد پر حملہ

دینک جاگرن جالندھر کی ۱۳/ اپریل کی ایک خبر کے مطابق اسلام آباد سے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ملاوالی گاؤں کی امام برگھا مسجد میں چار بندوک دھاریوں نے گھس کر اندھا دھند گولیاں برسانی شروع کر دیں جس سے موقعہ پر ہی مسجد میں عبادت کر رہے ۱۵ شیعہ مسلمانوں کی موت ہو گئی مرنے والوں میں ایک پولیس کرمچاری و چھ بچے بھی شامل ہیں۔

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

چھٹیوں کے لالچ میں اپنے ہی ساتھی کو پھانسی پر لٹکا کر موت کے

گھاٹ اُتارنے والے عربی مدرسہ کے تین طلباء گرفتار

گذشتہ دنوں امریکہ کے ایک اسکول کے طالب علم نے اسکول کے اندر اپنے چھ سالہ کلاس فیلو کو گولی مار دی بے چاری بچی نے وہیں دم توڑ دیا پورے امریکہ میں شور مچ گیا دنیا بھر میں اُس کا چرچا ہوا ٹیلی ویژن چینلوں پر اُس کو دکھایا گیا۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے اپنے دیش میں ایک سات سال کے بچے کو اس کے تین ساتھی طالب علموں نے گلے میں پھندا ڈال کر مار ڈالا لیکن نہ اُس کا ہلہ مچا نہ چرچا ہوا یہ ہلاکت آندھرا پردیش میں اس سال کے شروع میں ہوئی ہلاک کرنے والے "گڈی کینڈا" گاؤں کے ایک اسلامی تعلیمی ادارہ بیت العلوم مدرسہ کے طالب علم ہیں۔ یہاں اسلام کی مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہلاک کرنے والے طالب علموں کے نام ہیں محمد شریف، عبدالغفور اور نذیر احمد جب یہ لوگ چھٹیوں کے بعد اپنے مدرسہ میں ملے تو تینوں بہت خوش تھے ایک دوسرے کو اپنی اپنی چھٹیوں کے واقعات سنانے لگے تینوں نے کہا کہ ان چھٹیوں میں کتنا مزا آیا نہ پڑھائی کی سر دردی نہ اُستادوں کی ڈانٹ اور پٹائی چھٹیوں کے مزے کے بعد اب اُنہیں بڑی ناامیدی ہونے لگی وہ کہنے لگے کاش اُنہیں اور چھٹیاں مل جائیں تو اور مزے کرتے رہیں ۱۴ سال کے محمد شریف نے بتایا کہ جب وہ وارنگل کے ایک اسکول میں پڑھ رہا تھا تب اُس کے اسکول کے ایک طالب علم کی موت ہو جانے پر اسکول پورے بیس دن بند رہا۔ یہ سُن کر دونوں ساتھی طالب علم چونکے انہیں محمد سعید کی قسمت پر رشک ہو رہا تھا وہ بولے بھائی مان گئے یار تم قسمت والے ہو اس بات چیت کے دوران عبدالغفور نے کہا یار ہمارے اسکول کا بھی کوئی طالب علم مر جائے تو ہمیں لمبی چھٹی ملے لیکن یہ تو ممکن نہیں۔ دوسرا بولا۔ تبھی محمد شریف نے کہا اس ناممکن کو ہم تینوں چاہیں تو ممکن بنا سکتے ہیں۔ وہ کیسے؟ غفور اور احمد نے چونک کر پوچھا۔

شریف بولا کہ اس کے ذہن میں ایک پلان آیا ہے کیوں نہ ہم مل کر اپنے اسکول کے ایک طالب علم کو موت کی نیند اس چالاکی سے سلا دیں کہ کسی کو پتہ ہی نہ لگے کہ مرنے والا کیسے مر گیا۔ سوچ سمجھ کر انہوں نے ایک اسکیم تیار کی ان تینوں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ آؤ اس پہاڑی پر چل کر چور سپاہی کا کھیل کھیلیں زیادہ تر طالب علموں نے انکار کر دیا لیکن آخر میں ایک سات سالہ طالب علم عبدالرحمٰن تیار ہو گیا شریف، غفور اور احمد بھولے بھالے معصوم رحمٰن کو لے کر پہاڑی پر گئے رحمٰن بڑا خوش تھا سارے راستے وہ کھیل کے بارہ میں پوچھتا رہا پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر انہوں نے بے چارے احمد کے ہاتھ ایک رسی سے باندھ دیئے احمد کی طرف سے اعتراض کرنے پر ان تینوں نے اس معصوم کو یہ یقین دلایا کہ یہ کھیل کیلئے ضروری ہے اُس نے خاموشی سے اپنے ہاتھ بندھوا لئے اس کے بعد احمد پاس کے ایک درخت پر چڑھا اس کے پاس ایک مضبوط رسّی تھی اُسنے رسّی کے ایک سرے پر ایک پھندا بنایا اور دوسرا سرا اوپر درخت کی شاخ پر مضبوطی سے باندھ دیا نیچے اُتر کر بے بس رحمٰن کو دونوں نے اوپر اٹھایا اور احمد نے پھندا اُس معصوم کے گلے میں ڈال دیا بے چارا رحمٰن کہتا رہا یہ کیا کر رہے ہو وہ تینوں اُسے یقین دلاتے رہے کہ دیکھتے جاؤ رحمٰن! تمہیں بہت مزا آئے گا بس جیسے ہی احمد نے گلے میں پھندا ڈالا غفور اور شریف نے رحمٰن کو چھوڑ دیا وہ کچھ بول بھی نہیں پایا اگلے ہی منٹ سات سال کا معصوم بچہ بے جان لاش بن گیا تینوں مدرسے لوٹ آئے اُس دن مدرسے کا ایک طالب علم اوپر پہاڑی پر گیا تو اُس نے وہاں رحمٰن کی لاش جھولتی دیکھی اُس نے آکر اپنے استاد کو بتایا وہاں کے مولوی وغیرہ اُس لاش کے پاس پہنچے اور انہوں نے اس ہلاکت کی جانکاری پولیس کو دے دی پولیس نے پہنچ کر اُن تینوں کو گرفتار کر لیا۔ (ماہنامہ سچے قصے اپریل ۲۰۰۰ء۔

مندر کے پوجاری کی کالی کرتوت

(چنڈی گڑھ ۱۴/ اپریل) مندر کا پوجاری سیکٹر ۳۵ کی ایک خاتون و اُس کی دو نابالغ لڑکیوں کو بھگا لے گیا عورت کے خاوند برج موہن جوگا نے پولیس میں شکایت درج کرائی کہ سیکٹر ۵۵ کے گایتری شکتی ہت مندر کا پوجاری اُس کی بیوی و اُس کی ۲ بیٹیوں کو بھگا لے گیا ہے۔ پولیس کے مطابق برج موہن شملہ کی ایک اُردرک فیکٹری میں کام کرنے کی وجہ سے زیادہ تر باہر ہی رہتا ہے۔ بیساکھی پر جب وہ چھٹی لیکر گھر آیا تو اُس کی بیوی و بچیاں گھر نہیں تھیں آس پڑوس میں پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اُنہیں مندر کا پوجاری بھگا لے گیا ہے۔ برجموہن کے مطابق اُس کی بیوی نقدی و زیورات بھی اپنے ساتھ لے گئی ہے اُس کی دونوں بیٹیاں نابالغ ہیں بڑی کی عمر ۱۶ و چھوٹی کی ۱۴ سال ہے پولیس نے اُس کی شکایت پر دفعہ ۳۶۳ اور ۳۶۶ کے تحت معاملہ درج کر لیا ہے۔ (دینک جاگرن جالندھر ۱۵/ اپریل ۲۰۰۰) مرسلہ - عقیل احمد سہارنپوری انچارج معلمین شولاپور سرکل مہاراشٹر)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006. 343-4137 RESI: 236-2096. 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ جولائی کو درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ لندن میں پڑھائی۔

● - نماز جنازہ حاضر: مکرم عمادالدین ظہور صاحب۔ آپ مورخہ ۱۰ جولائی ۲۰۰۰ء کو ہارٹ اٹیک سے فوت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ چند مہینے پہلے اپنے بچوں کے ساتھ لندن پہنچے اور دارالضیافت لندن میں خدمات بجالانے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بڑے اخلاص اور خندہ پیشانی سے مہمانوں کی خدمات بجالاتے رہے۔

● - نماز جنازہ غائب: مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ اھلیہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۰۰ء کو بعمر ۸۲ سال لاھور میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ محترم سید علی احمد طارق ایڈوکیٹ کراچی جو اسیر ان راہ مولیٰ کے مقدمات میں دن رات مصروف ہیں، کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

● - مکرم سلیم الدین صاحب آف انڈونیشیا آپ "چربوں جماعت" کے ایک مخلص، نہایت مستعد خادم تھے۔ حضور انور کے دورہ کے دوران ۵ جولائی کو ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں بعمر ۴۰ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

● - مکرم قمر اکبر عمر ۱۵ سال بمقام 'صبا' ملائشیا۔ خدام الاحمدیہ کے ساتھ پکنک منانے گئے اور نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دُعاءِ مغفرت

● میرے والد صاحب مکرم میر نصرت علی صاحب بعمر ۸۲ سال بروز بدھ بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱۹ دن دس بجے اپنے حقیقی مولا سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ مرحوم پیدائشی احمدی بہت ہی نیک اور انصاف پسند، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ (اعانت -/۱۰۰)(میر نورالدین آف محی الدین پور اڑیسہ)

● - میری والدہ محترمہ ۷ / ۲ مئی ۲۰۰۰ء کو ربوہ میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنے والی بچوں کی دلجوئی کرنے والی دُعاگو مہمان نواز تھیں۔ والدین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کے شروع دور خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ پارٹیشن کے بعد مشرقی پاکستان چلے گئے۔ جب بنگلہ دیش بنا بہت مالی نقصان اٹھایا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر طرح حفاظت فرمائی۔ جماعت سے بہت اخلاص محبت کرنے والے دُعاگو تھے۔ کسی مشکلات پر کبھی گھبراتے نہیں تھے۔ ہمیشہ یہی کہتے کہ میرا خدا بہت کارساز بڑا مسبب الاسباب ہے۔ اور حقیقت میں ابا جان کے ساتھ یہی سلوک خدا کا تھا۔ ابا جان بھی ربوہ میں دفن ہوئے آپ کا نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پڑھایا تھا۔ والدین نے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کی کہ بفضلہٖ خدا تعالیٰ سبھوں کا تعلق جماعت اور خلیفہ وقت کے ساتھ بہت گہرا ہے۔ ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۲۰۰) ھاجرہ سیدہ خدیجہ)

● - افسوس میرے والد صاحب مکرم و محترم جناب مولوی بی محمد احمد صاحب مالاباری مورخہ ۲۰۰۰-۶-۹ رات گیارہ بجے ۸۳ سال کی عمر میں کوڈالی کیرلہ میں وفات پاگئے۔ إناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ نیک مخلص صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ تک کرناٹک کے مختلف مقامات شموگہ وغیرہ میں مرکز کے ماتحت دیہاتی مبلغ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ پھر کتاب فروخت کرنے کا کام شروع کیا۔ مرحوم کے اندر تبلیغ کا بہت جذبہ تھا۔ جس کی وجہ سے کئی مرتبہ ان کی کتابیں جلائی گئیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (سی منیر احمد دار السیع)

● خاکسار کے خسر محترم خواجہ نذیر احمد ڈار ۲۲/ جون کو بوقت شام ۷۷ سال کی عمر میں ایک ماہ کی علالت کے بعد اِس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں قادیان میں بیعت کی تھی۔ آپ جماعتی نظام کے سخت پابند رہے۔ اور لازمی چندہ جات باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلند درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) مسعود احمد ڈار سکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور)

● مکرم بندے علی صاحب آف پالا کرتی (آندھرا) مورخہ ۲۰۰۰-۴-۷ بوقت شام وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے مقامی و مختلف جگہوں سے آنے والے غیر احمدی رشتہ داروں نے زور دیا کہ غیر احمدی مسجد میں انکا ھم جنازہ پڑھیں گے ہم نے کہا مرحوم احمدی تھے اور زندگی بھر احمدیت پر قائم رہے انکی اولاد بھی احمدی ہے لھذا ہم جنازہ پڑھیں گے۔ غیر احمدیوں نے مرحوم کے فرزند کو ڈرایا کہ اگر احمدیوں نے جنازہ پڑھا تو ہم قطع تعلق کر لیں گے۔ مگر مرحوم کے فرزند مکرم محمد باشاہ صاحب نے سب رشتہ داروں کو بالائے طاق رکھ کر اعلان کیا میرا باپ احمدی تھا میں احمدی ہوں جو رہنا چاہتا ہے رہے جسے جانا ہے چلا جائے چنانچہ غیر احمدی لوگ وہاں سے چلے گئے۔ اور جماعت کی طرف سے تکفین اور نماز جنازہ کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش)

قرارداد تعزیت بروفات محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب خادم درویش

محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار جماعت احمدیہ کانپور کرتی ہے اور مکرم مولوی صاحب اور ان کے صاجزادگان خصوصاً مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی خدمت میں اپنی دلی تعزیت پیش کرتی ہے۔

مورخہ ۲۰۰۰-۷-۲۱ کو بعد نماز جمعہ جماعت کانپور نے موصوفہ کی غائب نماز جنازہ بھی ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے انکے درجات کو بلند کرنے کی دُعا کی۔ (محمد تحسین پرویز امیر جماعت احمدیہ کانپور)

اعلان نکاح

خاکسار نے بمقام امرچنتہ تعلقہ آتماکور ضلع محبوب نگر مورخہ ۲۰۰۰-۷-۲۳ عائشہ تسلیم صاحبہ بنت رسول احمد صاحب ساکن امرچنتہ کا نکاح ہمراہ غلام احمد صاحب ابن عبدالرحیم صاحب ساکن محبوب نگر بعوض اکیس ہزار روپۓ حق مہر پر پڑھا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین۔ (اعانت بدر -/۴۰۰)(نصیر احمد خادم چنتہ کنٹہ نمائندہ بدر)

☆ - مورخہ ۲۰۰۰-۷-۱۵ بمقام چلکل گوڑھ سکندر آباد محترمہ نکہت جہاں صاحبہ بنت منیر احمد صاحب ساکن سیتا پھل منڈی سکندر آباد کا نکاح ہمراہ مکرم مولوی نورالدین صاحب معلم وقفِ جدید بیرون بعوض پندرہ ہزار روپۓ حق مہر پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (اعانت -/۲۰۰)(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

﴿ ولادت ﴾

میرے بیٹے عزیز سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ دہلی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ جون کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جسکا نام حضور انور نے از راہ شفقت "روبینہ عزیز" تجویز فرمایا ہے۔ جو مکرم شیخ غلام ہادی صاحب آف بھدرک اڑیسہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت وتندرستی درازی عمر روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر ۵۰ روپے)(ڈاکٹر سید سعید احمد قادیان)

درخواست دُعا

☆ - میرے کاروبار میں ترقی کے لئے اور اسی طرح والدہ کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر نیز پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت -/۱۰۰)(مامور خان آف کیرنگ)

☆ - ڈاکٹر اسماعیل صاحب آف نیپال کی دو بچیاں میٹرک اور پانچویں میں نمایاں نمبر لیکر کامیاب ہوئی ہیں۔ اسی طرح چھوٹا لڑکا ابتدائی کلاس میں ۹۲٪ نمبر لیکر اوّل آیا ہے۔ سب کی اعلیٰ تعلیم اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے ڈاکٹر صاحب دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایوب علی خان مبلغ نیپال)

☆ - میرے معزز بہی خواہ بہنوئی مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب آف اردل بہار اور اُن کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ - بچوں، بھائی اور خاندان کے ہر فرد اور لواحقین کی صحت وسلامتی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز اُن کے بڑے بھائی مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب مرحوم مغفور پٹنہ کی بلندی درجات کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے درخواستِ دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۵۰)(محمد حبیب اللہ - گوملا - رانچی بہار)

○ تقریب یومِ آزادی ○

قادیان میونسپل کمیٹی میں یوم آزادی بڑی ہی دھوم دھام سے منائی گئی اس موقع پر قادیان میونسپل کمیٹی کی صدر محترمہ اندر جیت کور نے قومی پرچم لہرایا اور گارڈ آف آنرز سے سلامی لی۔ اس موقع پر سکول کی طالبات نے قومی ترانہ گایا اور مختلف سکول اور کالجوں کے طلباء نے قومی گیت اور کلچرل پروگرام پیش کئے۔

اس موقع پر وزیر تعلقات عامہ پنجاب جناب نتھا سنگھ دالم جو کہ اس حلقہ کے ایم ایل اے بھی ہیں خصوصی مہمان کے طور پر شامل ہوئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔

اس موقع پر نائب صدر قادیان میونسپل کمیٹی و ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ محترم سعادت احمد صاحب جاوید نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور آزادی کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ احباب جماعت احمدیہ قادیان جماعتی روایات کے مطابق اس قومی تقریب میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ شامل ہوئے اور پورے پروگرام سے محظوظ ہوئے۔ (محمد لقمان دہلوی نمائندہ بدر قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 24th August 2000 Issue No :34

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

دس روزہ تربیتی کلاسز برائے داعیان الی اللہ ورنگل زون کا شاندار انعقاد

۲۰ جماعتوں سے ۷۰ داعیان الی اللہ شریک ہوئے

مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی و نگرانِ اعلیٰ آندھرا کی ہدایت کے مطابق موسم گرما کی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے ورنگل زون سرکل میں دو مقامات پر تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔

۱-سرکل ہیڈ کوارٹر پالا کرتی میں ایک تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا۔ اس میں ۴۶ خدام داعیانِ الی اللہ تشریف لائے۔ ۲-ورنگل سرکل میں ہی جماعت احمدیہ اٹکالا پلی میں تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا۔ اس میں ۲۴ داعیانِ الی اللہ حاضر ہوئے۔ جماعت احمدیہ اٹکالا پلی میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب اور عبدالرحیم وکیل صاحب نے کلاسیں لیں۔

کورس تربیتی کلاس: ☆-نمازِ جنازہ ☆ خطبہ جمعہ و نماز ☆ خطبہ عیدین و نماز ☆ نکاح پڑھانے کا طریقہ ☆ غسل میت ☆ سوال و جواب کی صورت میں تاریخِ احمدیت ☆ وفات و حیات مسیح ☆ ختمِ نبوت ☆ ظہورِ امام مہدیؑ ☆ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ☆ تاریخ اسلام ☆ اخلاقیات و علمِ کلام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۷۰ داعیان الی اللہ دس یوم کی تربیتی کلاس میں شریک ہوئے۔ اور مندرجہ بالا کورس کے مطابق تعلیم حاصل کئے۔ قیام و طعام کا انتظام احمدیہ مسجد میں تھا۔ جبکہ صبح ۹ بجے تا دوپہر ا بجے تربیتی ہال میں کلاسز کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس سے داعیان الی اللہ اس قابل ہوئے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں خدمتِ دین بہتر رنگ میں سرانجام دے سکیں۔ اور غیر احمدی علماء کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ اس تربیتی کلاسز کی وجہ سے اور ۱۰ دن پُر سکون روحانی ماحول کی وجہ سے داعیان الی اللہ پر بہت ہی اچھا اثر پڑا ہے۔ اور ان میں تبلیغی ذوق و شوق موجزن ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بفضلہٖ تعالیٰ صوبہ آندھرا کی مشہور روزانہ اخبار "Vartha" میں دو دن مورخہ ۲۵-۵-۲۰۰۰ اور مورخہ ۲۷ر کو تربیتی کلاس کے بارہ میں خبریں شائع ہوئیں۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

یک روزہ سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ ورنگل زون

مورخہ ۲۰ر مئی ۲۰۰۰ء جماعت احمدیہ پالا کرتی میں ورنگل زون (جو کہ تین ضلعوں پر مشتمل ہے) کے مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا نے خصوصی تعاون فرمایا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس اجتماع میں تینوں ضلعوں سے کل ۷۵ اطفال شامل ہوئے۔ اور ۱۱ معلمین کرام شرکت فرما کر اجتماع کی کامیابی میں اہم رول ادا کئے۔ صبح نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن دیا گیا۔ افتتاحی اجلاس ٹھیک ۱۰ بجے ہوا۔ جس کی صدارت مکرم عباس علی صاحب شمس صدر جماعت احمدیہ پالا کرتی نے فرمائی۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل مقابلہ جات کروائے گئے۔ ۱- تلاوتِ قرآن کریم ۲- نظم خوانی ۳- نماز سادہ ۴-اذان ۵-دینی معلومات۔ یہ مقابلہ جات نماز ظہر و عصر کے بعد دوبارہ شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوئے۔

شام ۴ بجے کے بعد ۱-کبڈی ۲-دوڑ ۳-میوزیکل چیئر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کی نگرانی مکرم محمد مدار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پالا کرتی نے کی۔ جبکہ مکرم محمد شریف صاحب نے تعاون دیا۔ تمام طلباء نے بہت ہی ذوق و شوق سے بڑھ چڑھ کر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

بعد اذاں نماز مغرب و عشاء کے بعد جلسہ برائے تقسیم انعامات منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عباس علی صاحب طاہر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پالا کرتی نے فرمائی۔ اور تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تمام اطفال اور معاونین خصوصاً معلمین کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے تمام اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور پھر دُعا کے ساتھ یہ ایک روزہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

ڈنگوہ (ہماچل) میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

الحمد للہ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ محترم نگران صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت و محترم نگران صاحب ہماچل کی آمد پر مورخہ ۲۴-۶-۲۰۰۰ جون کو احمدیہ مسجد ڈنگوہ میں زیر صدارت محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ جلسے کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم نے کی بعدہٗ عزیزم شوکت علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے اتحاد و اتفاق کے موضوع پر کی دوسری تقریر محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر کی تیسری تقریر محترم محمد عارف صاحب نگران دعوت الی اللہ بھارت نے کی آخر میں محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے۔ نومبائعین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ جلسے میں کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت فرمائی۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

بدر کا خصوصی شمارہ "جلسہ سالانہ نمبر"

انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ادارہ بدر کی طرف سے اس صدی کا خصوصی نمبر رسالہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جو جماعت کی سو سالہ تاریخ پر نہایت جامع پراز معلومات اور دیدہ زیب فوٹوز پر مشتمل شمارہ ہو گا۔

مستقل خریداران بدر کو تو ایک شمارہ خریداری چندہ میں دیا ہی جائے گا لیکن جو دوست تبلیغی و تربیتی اغراض کیلئے زائد شمارے خریدنا چاہتے ہوں وہ ایک ماہ کے اندر دفتر بدر میں اپنے آرڈر بک کرا دیں۔ تاکہ اُس حساب سے زائد شمارے شائع کئے جا سکیں۔ اس خصوصی شمارہ کے ایک پرچے کی قیمت -/30 روپے مقرر کی گئی ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

صوبہ ہماچل کی چار نئی جماعتوں میں تربیتی اجلاسات کا انعقاد

کھبلی ہماچل میں ۲۰-۷-۲۰۰۰ کو بعد نماز مغرب محترم عزیز الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا تلاوت قرآن پاک مکرم شفاعت احمد صاحب معلم نے کی بعدہٗ نظم مکرم روشن دین صاحب معلم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم اشوک محمد صدر جماعت برنو نے قبول احمدیت کے چند ایمان افروز واقعات کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر کی تیسری تقریر محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے کی۔ آپ نے نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲-چانہ ہماچل میں مورخہ ۳۰-۶-۲۰۰۰ کو بعد نماز عشاء صدر صاحب چانہ کی زیر صدارت جلسے کا آغاز عزیزم شاہ دین کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہٗ عزیزم ریاض محمد نے نظم سنائی جلسے کی پہلی تقریر محترم مولوی داؤد احمد صاحب معلم چانہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی اور دو نومبائعین بچوں نے حضرت محمد صلعم کے چند ارشادات سنائے۔ اور دُعا کیساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

۳-ڈنگوہ ہماچل - مورخہ ۲۰-۶-۲۰۰۰ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد ڈنگوہ میں محترم لال دین صاحب کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم راکیش محمد نے نظم پڑھی بعدہٗ پہلی تقریر عزیزم شوکت علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے نماز کے موضوع پر کی دوسری تقریر مکرم اجیت محمد صاحب نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے کہ موضوع پر کی تیسری تقریر عزیزم بھاگ محمد متعلم مدرسۃ المعلمین قادیان نے اطاعت نظام کے موضوع پر کی اس کے بعد روشن دین صاحب معلم نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ چوتھی تقریر مکرم مولوی محمد رفیق طارق صاحب معلم نے [illegible] کے موضوع پر کی آخری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے نومبائعین کو خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور اولادوں کو نظام خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین کی۔ آخر میں دُعا کے ساتھ جلسے کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

۴-چواڑی ہماچل میں مورخہ ۱۱-۷-۲۰۰۰ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم مولوی محمد رفیق طارق صاحب جلسے کا آغاز ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مبارک احمد صاحب شاد معلم چواڑی نے تقریر کی دوسری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے نومبائعین کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے تعلق سے بیان کی آخر میں دُعا و صدارتی تقریر کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

بقیہ صفحہ: (2)

یہ جمیعۃ العلماء جماعت اسلامی اور دیوبند والے جو اوپر اوپر سے تو خود کو مسلمانوں کے ہمدرد جتلاتے ہیں اندر سے ان کی ھمدردی اور جذبہ جو مسلمانوں کیلئے ہے وہ آج بھی پاکستان کی ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کی تاریخ کا حصہ بنی ہوئی ہے۔

پس ہر میدان میں ان ملاؤں کی تاریخ منافقت سے بھری پڑی ہے۔ خواہ حکومت کے سامنے ہو یا حکومت سے باہر۔ اپنے مخالفین کے تعلق میں ہو یا اپنے موافقین کے حق میں۔ یہ وہ مستند اور پختہ ثبوت ہیں جو تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ اور آئندہ آنے والی مسلمانوں کی نسلوں کو جوں جوں ان کی منافقتوں کا علم ہوتا رہے گا اور وہ ان حقائق سے جانکاری حاصل کرتی رہیں گی ان ملاؤں کی ان منافقانہ کرتوتوں پر لعنتیں بھیجتی رہیں گی-!!!

(منیر احمد خادم)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم اقبال احمد بھٹی آف جرمنی کے ہاں مورخہ ۶-۷-۲۰۰۰ کو دوسرا بیٹا پیدا ہوا ہے۔ جسکا نام حضرت امیر المومنین نے "نبیل احمد بھٹی" تجویز فرمایا ہے۔ زچہ بچہ کی نیز تمام اہل خانہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (صوفی غلام محمد درویش قادیان)